سب ہی بہتر ثنا صانع جزو کل + نمودار جسنے سب کیے برگ و گل + حمد و ثنا خالق ارض و سما کو سزاوار ہے
کہ جسنے زمین و آسمان کو عجائب و غرائب اجسام و اجرام سے ارژنگ مانی کیا ہے انسان
ضعیف البنیان کی عقل تو کیا حقیقت رکھتی ہے صدر نشین سدرہ بہی اوسکی قدرت کاملہ کے
دریافت کرنے مین عاجز ہے **شعر** ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم + وز ہر چہ دیدہ ایم
و شنیدیم و خواندہ ایم + **سبب تالیف کتاب** پڑہنے والون پر واضح ہو کہ سنہ ۱۸۳۹ء
مین جناب معلی القاب چارلس والتر تنلاک صاحب بہادر احاطہ بنگالہ مین زمرۂ انگریزان
اہل قلم مامور تہے چنانچہ واسطے تبدیل آب و ہوا اور اعتدال مزاج کے رخصت لیکر
ہندوستان سے طرف اقلیم کیپ کے تشریف فرما ہوے اور اوس کیپ کو زبان انگریزی
مین کیپ اف گڈ ہوپ کہتے ہین کہ معنی اوسکے راس امید نیک کہا چاہیے چنانچہ بعد
تمہید اس کتاب کے حال مختصر وہان کا بہی درج کیا جاویگا جب صاحب ممدوح براہ دریا
بسواری جہاز کیپ مین وارد ہوے تو واسطے سیر و شکار از راہ تفریح طبع کے بارفقای
چند سفر خشکی کا اختیار کیا اور حال اس سفر کا قلمبند کرتے گئے بایام رخصت کے

قریب الانقضا ہوئے تو شہر گریہم مین پلٹ آکر غرہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ عیسوی کو اپنا وقائع سفر کا تمام
کیا اور جو جو رنج و راحت اونکو اس سفر مین درپیش آئے وہ سب صاحب ممدوح نے اپنی
کتاب مین مندرج کیا اور ہندوستان مین مراجعت فرما کر اکبرآباد مین اپنے وقائع کو چھپوایا دینولا
کہ صاحب موصوف اس ضلع الہ آباد مین بعہدہ ججی مامور و رونق افروز ہین اور پادری صاحب
مجمع الطاف و عنایات بیکران و مخزن اخلاق و تفضلات بی پایان ریورند جورج اوین صاحب
بہادر سے رابطہ محبت و اتحاد کا بدرجہ کمال رکھتے ہین صاحب جج ممدوح نے اپنا وقائع
سفر کیپ کا پادری صاحب موصوف کو بطریق یادگار کے دیا اور پادری صاحب نے لالہ صاحب
محبی و مشفقی مصدر الطاف و کرم لالہ کیشوری لال صاحب منصف کیٹ گنج متحلات شہر الہ آباد
سے برطبق ملاقات بسبیل تذکرہ فرمایا کہ اگر ترجمہ اس کتاب کا زبان اردو مین ہو تو خوب
ہے تاکہ جو صاحب زبان انگریزی سے واقفیت نہین رکھتے وہ بھی اس کتاب کے مضمون
سے مطلع ہووین اور دریافت کرین کہ کیسی کیسی شجاعت و بہادری صید و شکار مین صاحب
والامناقب عالی دماغ کنلاک صاحب موصوف سے ظہور مین آئی ہے لالہ کیشوری لال
صاحب نے کہ راقم اوراق ہذا پر نظر شفقت و الطاف کی مبذول رکھتے ہین اور ماورای
اسکے رابطہ یگانگت کا بھی اونکی ذات ستودہ صفات سے بندے کو حاصل ہے مجھسے
فرمایا کہ اگر تم ترجمہ اس کتاب کا بیچ زبان اردو کے کرو تو عوام الناس اسکے مضمون سے
آگاہ ہون اور بجا آوری حکم جناب اوین صاحب کی بھی ہو جاوے جو بندیکو بہر صورت
خاطرداری لالہ کیشوری لال صاحب و تعمیل ارشاد جناب اوین صاحب کی بدل و جان
منظور تھی باوجودیکہ کار سرکار و امورات متعلقہ خانگی سے فدوی کو قلت فرصت بدرجہ
اتم رہتی ہے تاہم اس عاصی پر معاصی نے ترجمہ کرنا کتاب کا منظور کیا اور پر اصحاب خبرت
و فطرت سے مخفی و پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ اس کتاب کا بندے نے زبان انگریزی سے
کیا ہے اور نام اسکا **وقائع کیپ** رکھا پس اصحاب فہم و ذکا کی خدمت مین التماس
یہ ہے کہ اگر کوئی فقرہ یا مضمون اوسکا خالی از فصاحت یا خلاف طرز فارسی یا اردو کے پاوین
تو زبان طعن کی دراز نکرین کسواسطے کہ محاورہ انگریزی کا فارسی و اردو سے بالکل مختلف

ہوتا ہے اور چلن وطریق اہل فرنگ کا متوطنان اقالیم ہندوستان وایران وغیرہ سے سراسر
غیر مطابق اور اس کتاب مین جابجا بندے نے عبارت انگریزی کو اشعار مین ترجمہ کیا ہے
پس اگر اون اشعار مین کہین سقم معلوم ہو تو یہ خیال فرماوین کہ اس ہیچمدان نے کبھی ایک
مصرعہ بھی نہین کہا تھا اور مہارت شعرگوئی کی مطلق نہین رکھتا اور اگر مضمون کسی شعر کا
غیر فصیح سمجھین تو یہ تصور فرماوین کہ یہ ترجمہ انگریزی کا ہے جو مطلب اصل مین تھا ویسا
ہی بندے نے ترجمہ کیا فقط الراقم بندہ برج بھوکھن لال قوم کایتہ متوطن الہ آباد محافظ
دفتر انگریزی کچہری کمشنری اضلاع الہ آباد وغیرہ مورخہ غرہ اگست سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

بیان ملک کیپ

واضح ہو کہ حکمای فرنگ نے سطح زمین کو قطع نظر جزائر کے دو بڑی حصون مین منقسم کیا
ہے کہ ہر ایک حصے کو برّ اعظم کہتے ہین اور ایک حصے کا نام برّ اعظم قدیم ہے اور دوسری
کا نام برّ اعظم جدید چنانچہ برّ اعظم جدید بنام امریکا مشہور ہے اور جدید اوسکو اسواسطے
کہتے ہین کہ قدما اوس سے واقف نہ تھے اور برّ اعظم قدیم کو تین حصون مین تقسیم کیا ہے
اوّل یورپ یعنی فرنگ **دوم** ایشیا جسمین اقالیم ہندوستان وایران وعرب وچین
وروس وغیرہ شامل ہین اور **سوم** افریقہ جسمین مصر اور ملک حبشیان وغیرہ کا داخل ہے
اور افریقہ پہلو گون سے ملک ہندوستان سے بجانب مغرب واقع ہے اور کیپ افریقہ
مین دکھن کیطرف ہے سابق مین اہل فرنگ کیپ مسطور سے محض ناواقف تھے مگر
جمیع سکنای فرنگ کو شوق تجارت ہندوستان کا ازبس تھا اور چاہتے تھے کہ ازراہ
سمندر افریقہ کے دکھن کی طرف گھوم کر ہندوستان مین پہونچنا چاہیے لیکن جو راہ سے
واقف نہ تھے اس سبب سے کسی کی جرأت نہ پڑتی تھی آخر الامر جان دوم شاہ پرتگال
نے واسطے دریافت کرنے راہ ہندوستان کے جہاز بھیجنا شروع کیے اور مردمان
فرستادۂ شاہ جان دوم جزایر مڈیرا اور کیپ ورڈ تک پوہنچے لیکن ہنوز اقلیم ہندوستان
کا کچھ پتا نہ لگتا تھا سنہ ۱۴۸۶ عیسوی مین مسمی بارتھالومیو ڈیز افریقہ کے کنارے کنارے
بعزم ہندوستان روانہ ہوا اور نئے نئے ملکون کی سیر کرتے ہوئے متصل کیپ کے جا پہنچا

گر وہان آندہی و طوفان ایسے زور و شور سے تہا کہ مسمی مارٹہالومیو دیز کی ہمت آگے جانے
کی نہ پڑی لاچار مراجعت کر کے اپنے ملک کی طرف چلا گیا اور شاہ جان دوم سے بالکل ماجرا
اپنے سفر کا بیان کیا اور نام اوس کیپ کا کیپ طوفان خیز رکہا مگر بادشاہ موصوف نے یہ نام بدل کر بنام کیپ
آف گڈ ہوپ ملقب کیا باین لحاظ کہ اس مقام مین پہونچنے سے یہ امید پائی گئی کہ راہ ہندوستان کی
جلد ملے گی سنہ ۱۴۹۷ عیسوی مین مسمی واسکوڈی گاما پرتگال سے روانہ ہوا اور کیپ مذکور
مین پہونچکر برابر سیدہا ہندوستان مین چلا آیا اور مقام کالی کٹ مین کہ ہندوستان
کی دکہن و پچہم طرف سمندر کے کنارے پر ہے اپنے جہازون کا لنگر کیا پس وقوع اس
ماجرا سے کیپ آف گڈ ہوپ کے وجہ تسمیہ کی صحت ہوگئی یعنے جو بادشاہ جان دوم
نے کہا تہا کہ کیپ مذکور مین پہونچنے سے یہ امید پائی جاتی ہے کہ راہ ہندوستان کی
جلد ملے گی سو امید بر آئی فقط واضح ہو کہ کیپ کے معنی راس یعنے سر اور مراد اس سے یہ
ہے کہ جو نوک زمین کی سمندر کے کنارے ہو اوسکو کیپ کہتے ہین اور کیپ آف گڈ ہوپ کہ خط استوا
سے چونتیس ۳۴ درجے اور چھپن ۵۶ دقیقے دکہن کی طرف ہے انگریزون کی بستی ہے اور پہلے تو
ولندیزیون نے ملک فرنگ سے آکر اپنی بود و باش وہان اختیار کی تہی اور قوم ہاٹنٹاٹ
پر غالب ہوکر بہت لوگون کو اپنا غلام بنایا تہا اور اکثرون کو ملک سے نکال کر اپنا عمل
دخل پہیلایا تہا مگر سنہ ۱۸۰۶ عیسوی سے عملداری انگریزون کی برابر چلی آتی ہے طول اس
ملک کا شرقاً و غرباً تخمیناً پانسو پچاس ۵۵۰ میل اور عرض شمالاً و جنوباً دو سو تئیس ۲۲۳ میل اور
تکسیر پیمایش اسکی ایک لاکہ تئیس ۱۲۳ ہزار میل ہوگی اور پچہم اور دکہن طرف سمندر ہے اور
بسمت شمال کوہستان اور بسبب اسکے کہ خط استوا کے دکہن کی طرف ہے ہندوستان
کے اور وہان کے موسمون مین اختلاف ہوتا ہے اس طرز پر کہ جب ہندوستان مین
جاڑا پڑتا ہے تو وہان گرمی ہوتی ہے اور جب وہان سردی ہوتی ہے تو یہان گرمی
یعنے ماہ دسمبر و جنوری مین اقلیم کیپ مین گرمی پڑتی ہے اور دن بڑے ہوتے ہین
اور رات چہوٹی اور ماہ جون و جولائی مین سردی ہوتی ہے اور دن چہوٹے اور رات
بڑی اور کیپ ٹاؤن کیپ آف گڈ ہوپ مین سب سے بڑا شہر ہے اور دار الحکومت بہی ہے آبادی

اوس شہر کی قریب بتیس ہزار باشندونکی ہوگی اور بیشتر ارباب تجارت وہان بستے ہین اور تخمیناً دو ہزار حبشی بہی ہونگے فقط

ترجمہ رسالہ تصنیف کنلاک صاحب جج ضلع الہ آباد

بابت حال سفر کیپ و افریقہ جنوبی

آغاز داستان طیاری سفر و روانہ ہونا کنلاک صاحب کا شہر گریہم سے اور پہونچنا بیچ قریہ کریڈک کی ۔ سابق سے بندے کو نئی نئی ملک کی سیر کرنے کا شوق تہا اور شکار کہیلنے کا تو کمال اشتیاق تہا چنانچہ جب مین کیپ مین پہونچا تو مجکو یہ امید ہوئی کہ جو ملک اور جنگل ہملوگون کی بستی سے دکہن طرف واقع ہین وہان جانے سے میرے دونون شوق پورے ہون گے اور میری تمنا بر آوے گی اور جب مین شہر گریہم مین وارد ہوا تو مجکو موقع اوسطرف جانے کا ملا لیکن ایسے سفر مین مصیبتین انواع و اقسام کی در پیش آتی ہین اور مزاج میرا اسقدر اعتدال پر نہ تہا کہ اون صعوبتون کو برداشت کر سکون ناچار اوس مرتبہ بجز صبر کرنیکے چارہ دوسرا نظر نہ آیا لیکن مسبب الاسباب نے دوسرا سامان چند مہینے کے بعد کر دیا تب بندے نے عزم بالجزم کیا اور دو صاحب اور میرے ساتہ ہوے ایک تو ٹامسن صاحب کہ اونکے بہائی احاطہ بنگالہ مین بزمرۂ صاحبان اہل قلم مامور ہین اور دوسرے فلٹس جرلڈ صاحب کہ ان صاحب کو لشکر بمبئی سے تعلق ہے اور ان دونون صاحبون کو بہی مثل میرے شوق شکار کہیلنے کا ازبس تہا اور سبزہ و مرغزار کوہستان کی سیر کرنے کی ہوس کمال تہی چنانچہ ہم تینون آدمیون نے ایک ایک گاڑی سواری کی بہم پہونچائی اور جسقدر بیل مطلوب تہی اکٹہے کیے اصحاب انگلستان کہ بنگام سفر ایک گہنٹے مین پانچ چہہ کوس راہ طے کرتے ہین ایسی سواری سست رو پسند نکرین گے لیکن عادت ایسی چیز ہے کہ باوجودیکہ دہقانیون کے گاڑی چونٹی کی چال چلتی ہے مگر عادت جو پڑ جاتی ہے تو وہ بہی آسان معلوم ہوتی ہے اور اس سست روی کا خیال نہین رہتا اور افریقہ جنوبی مین جو سفر کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو چیزین عجیب و غریب نظر نہین آتین کہ اونکے دیکہنے کو طبیعت چاہے اور کوئی ایسی بات نہین ہوتی کہ جلد و تیز روی کی طرف دل مایل ہو وہان تو میدان اور جنگل بالکل سنسان نظر پڑتا ہے اور سرای بفاصلۂ دور و دراز اوسقدر مسافت بعید پر ملتی ہے کہ گویا مسکن خواجہ خضر ملا اور

جب سرای مین پہونچو تو بہت بہار آدمیون کی اس طرح نظر نہین آتی کہ دل محظوظ اور طبیعت بشاش
ہوجاے اور حقیقت حال تو یہ ہے کہ افریقہ جنوبی مین اگر انگریزون کی بستی مین بہی سفر کرنے
کا اتفاق ہو تو بدون بیلون کی گاڑی کے تکلیف کمال ہوتی ہے اور اگر مسافر کے پاس ایسی
گاڑی نہو تو ولندیزی دہقانون کے مکان پر اوسکو شب باش ہونا پڑتا ہے اور جو
کچہ اونہون نے تواضع اکل و شرب کی کی تو نصیب اور اگر خدانخواستہ مسافر راہ بہول
جاے اور شام تک بہی منزل مقصود پر نہ پہونچے تو شب کو کسی زمیدار کے مکان پر ٹہہرنے
کی جگہ ملنا امر دشوار ہوتا ہے اور افریقہ جنوبی مین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مسافر راہ بہول
جاتا ہے اور جب زمیدار کے مکان پر بہی ٹہہرنے کی جگہ نہین ملتی تو بدرجہ لاچاری کسی
درخت کے سایے کے تلے یا جہاڑی مین شب بسر کرنا پڑتی ہے اور اگر گاڑی بیلون
کی سواری مین ہو تو پہر مقام تردد کا کچہ نہین یعنے دن بہر اپنی راہ طے کی اور شب کو
اوسی گاڑی مین بآرام تمام بلامنت غیر سے سور ہے اور ایسی گاڑی کشادہ مین آرام
اسقدر ملتا ہے کہ اگر کسی امیر زمیدار کے یہان بہی اتفاق رہنے کا ہو تو وہان
بہی اوسقدر آسایش خواب و خیال ہے اور علاوہ برین کسیکا احسان مند بہی نہین ہونا
پڑتا چنانچہ جب ہملوگون نے سفر کی طیاری کی تو اجناس کہانے کے چہہ مہینے کے واسطے
اپنے ساتہ لے لیے اور علاوہ برین دانہ ہای تسبیح اور پیتل اور تار اور تنباکو اور مغز روشن
اور کم قیمت کہلونے بیوپار کرنیکے واسطے بافراط ہمراہ لے چلے باین ارادہ کہ ان
چیزون کی عوض مین افریقہ جنوبی کے وحشیون سے بز میش اور نرگاو خرید کرینگے
کسواسطے کہ وحشیان مذکورین کے درمیان مین زر نقد تو خواص عنقا کا رکہتا ہے اور
وہ لوگ روپے پیسے کا نام بہی نہین جانتے القصہ ہملوگون نے اپنی اپنی خوابگاہ
بآرام تمام گاڑی مین بنائی یعنے گاڑی کے اندر ایک چوکہٹا تہا کہ اوسکو تسمے سے گاڑی
کے اطراف و جوانب باندہکر مضبوط کردیا اور اوسی چوکہٹے پر بستر لگایا اور جو چیزین روزمرہ
کے مصرف کی تہین اونکو ٹاٹ کے بورون مین بہر دیا اور اون بورون کو اطراف و جوانب
گاڑی کی اور چہت مین بہی لٹکادیا اور اونہین بورون پر بندوقین چہوٹے چہوٹے

تسموں سے باندھکر مضبوط کردین اور پس وپیش بڑی بڑی صندوقون مین آلات واوزار
گاڑی درست کرنیکے رکھدیے تاکہ وقت ضرورت کام آوین اور اونہین صندوقون مین باروت
وگولی بھی رکھدی اور بعض کے صندوقون مین رکابیان وغیرہ اور چھوری وکانٹا اور اسباب
میز کا اور کھانے پینے کا چن دیا اور بار برداری کے چھکڑے مین ہم نے باجرا گھوڑون
کے واسطے لے لیا باین لحاظ کہ اگر گھوڑونکو خورش معقول نہ ملے گی تو وقت شکار اوسے
کیا کام نکلے گا غرضکہ ان تیاریون مین چند ہفتے بسر ہوئے آخرش شہر گرینہم کے بقالون
اور سوداگرونکا حساب سطے کرکے اور اپنے خدمتگارون کے لینے دینے سے بھی
کہ وہ قوم ہائن ماٹ اور شراب خوار از بس تھے فراغت کرکے بیلون کو جوت کر سوار
ہوئے اور بتاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۴۸ عیسوی وقت شام ہملوگ اپنے دوست چارلیس
گرلعہ صاحب کے علاقے پر پہونچے اور صاحب موصوف نے تواضع ومدارات ہماری
ایسی کی کہ باید وشاید روز دوم دریای فش یعنے دریای ماہی کے کنارے پر پہونچے
اب اس مقام پر حال مختصر اس دریا کا لکھنا مناسب ہے دہارا اوسکی ایسی دغا دہندہ ہے
کہ ناواقف مسافر اکثر اس سے جان بر نہین ہوتا یعنے کبھی تو اس دریا مین نہایت کم پانی
رہتا ہے اور کبھی ناگہان بہت زیادہ ہوجاتا ہے اور درحقیقت اس قدر جلد واناً فاناً یہ
دریا طغیانی پر آتا ہے کہ استعجاب معلوم ہوتا ہے اور اگر اسکے منفذ پر ایک چھینٹا
بھی پانیکا پڑے تو پچاس کوس کے فاصلے تک یہ دریا اسقدر جوش مین آتا ہے کہ عبور
کرنا اوس سے دشوار ہوجاتا ہے القصہ ہملوگ بخیر وعافیت تمام دریای ماہی سے
عبور کرکے کنارے کے اوپر چڑھے تو چند میل تک راہ دشوار گذار ماہی پشت سطے
کرنا پڑے بعد ازان زمین ہموار اور وسیع نظر آئے کہ اوسکو دریای ماہی کا ٹیلہ کہتے ہین
اور جو ہملوگون نے دیکھا کہ سبزہ چارون طرف لہلہارہا ہے تو خلاف ضابطہ اوس مقام
کے اپنے جانورون کو چرنی کے واسطے چھوڑ دیا کہ تمام رات جہان چاہین تہان
چرین مگرچہ یہ حرکت خلاف قاعدہ ہملوگون کی طرف سے ظہور مین آئی آخرش اوسکا
ثمرہ نہایت بد ہوا یعنے علی الصباح جب بیل اور گھوڑون کی تلاش ہوئی تو کسی کا سراغ

ناچار ہوکر مردمان متعدد فوراً اطراف وجوانب جانوران گم گشتہ کی تلاش مین روانہ کیے
مگر جب وہ لوگ مایوس ہوکر پہر آئے اور جانورون کی کچہ خبر نہ لائے تو جیسا صدمہ ہملوگون
کے دل پر گذرا دل ہی جانتا ہے اور یہ اندیشہ ہوا کہ گرد وپیش بہت سے کافر مجتمع ہین
شاید اونہین سیاہ دلون نے دست اندازی کی ہے اور مال یغما سمجکر کفرستان کی طرف
روانہ ہوگئے ہین اور یقین ہے کہ نصف راہ طے کر چکے ہون لیکن یہ خوف ہملوگون کا
چند ساعت کے بعد رفع ہوا کسواسطے کہ مقام فرودگاہ سے چند میل کے فاصلے پر گیارہ گہوڑی
بآرام تمام چرتے نظر آئے مگر دو گہوڑے جو سب سے بہتر تہے اونکی تلاش باقی
رہ گئی اور بیلون مین سے تو ایک بیل بہی نہ دکہلائی دیا غرض کہ پہر مردمان مسلح گہوڑون
پر سوار کراکر واسطے تکدواون جانورون کے روانہ کیے اور جس جگہ سے نرگاو گئے
تہے وہان اگرچہ نقش پا کا خوب نشان پایا جاتا تہا لیکن آدمیون سے کہدیا کہ جہان تک نشان
نظر آوے اوسی رستے پر چلے جاؤ کسواسطے کہ صرف اسی تدبیر سے ہملوگون کو امید ہوئی
تہی کہ شاید ہمارے بیل دستیاب ہون چنانچہ ہملوگون کا یہ تدبیر نشانہ مراد پر پہونچا یعنے
جس راہ وہ بیل گئے تہے وہ راہ دو شخصون کو ملی اور اونکے پیچہے اور لوگ بہی
بسرعت تمام پہونچے تو تخمیناً پانچ کوس کے فاصلے پر مقام فرودگاہ سے تہوڑی دیر
مین تین بیل ملے اور باقی ماندہ کی تلاش کرنے مین بہی زیادہ عرصہ نہین گذرا یعنے شب
کے وقت قبل دس بجے کے جمیع نرگاو دستیاب ہوے اور اپنے اپنے مقام پر باندہ
دیے گئے اور اونکی طرف سے طمانینت حاصل ہوئی اور دو گہوڑے جو گم تہے وہ
بہی تہوڑے دنون کے بعد ایک مقام پر ملے اور بعد ازان معلوم ہوا کہ اون مین سے
ایک گہوڑا اوسی جگہ پیدا ہوا تہا اور پالا بہی گیا تہا بتاریخ ۱۰ ماہ مئی ہملوگ مقام کریدک
مین پہونچے اور وہان پہونچنے مین عرصہ اس سبب سے ہوا کہ ایام اچہے نہ تہے یعنے
تین دن اور دو رات برابر شدت سے مینہ برستا رہا اور اس وجہ سے دریای ماہی
اسقدر طغیانی پر آیا کہ تخمیناً اڑتالیس ۴۸ گہنٹے تک یعنے دو رات دن ہم دریای ماہی
کے کنارے پر بدرجہ لاچاری مقیم رہے اور جب اوسکے دہارا کی تیزی کم ہوئی تب

پار او ترسے فقط شہر کریڈک فی زمانا مثل ایک قریے کے ہے جملہ چالیس پچاس مکان
ہونگے اور ان مکانون کی ساخت دلندیزی طرز پر ہے مگر بیشتر انگریز کرایہ دار رہتے
ہین چنانچہ صاحبان انگریز اسکی ترقی اور زیبایش مین اسقدر مصروف ہین کہ صورت اصلی
اسکی مبدل ہوتی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند عرصے مین یہ شہر تمام کیپ مین
بہت نامور اور مشہور ہوجائیگا جب ہم شہر کریڈک مین وارد ہوے تو اوسوقت صاحب
کمشنر تشریف نہ رکھتے تھے مگر پادری مانر دصاحب اور اونکی بی بی کہ نہایت خوش مزاج
اور نیک سیرت ہین موجود تھے چنانچہ اون دونون صاحب اور بی بی نے ہمارے ساتھ
شرط مہمانداری کی خوب ادا کی اور حقیقت تو یہ ہے کہ اون اصحاب دین کو جو دیکھا تو کمال
بھولی بھالی سیدھی سادھی نظر پڑے کہ زمانے کی کجروی سے مطلق خبر نہ رکھتے تھے
اور قدیم چال پر چلے جاتے تھے چنانچہ اون دونون شخصون کا طریق نیک دیکھنے
سے طبیعت کو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور جو اخلاق کہ اونہون نے ہمارے ساتھ
ظاہر کیا ہم لوگون پر صاف آشکارا ہوگیا کہ ظاہر کے واسطے نہین ہے بلکہ باطن سے
ہے اور جب وہ لوگ نماز مغرب کی پڑھنے لگے اوسوقت مجیب الدعوات سے
یہ دعا مانگی کہ حق تعالی ان مسافرونکا سفر پیش پا افتادہ مین حافظ و نگہبان رہکر بخیر و عافیت
تمام منزل مقصود پر پونہچادے پس اگر بقول شاعر طریقہ نیک اختیار کرنے سے
خوشی حاصل ہوتی ہے تو بلاشک پادری صاحب موصوف اور اونکی بی بی بڑے
عیش و عشرت سے اپنی اوقات بسر کرتے ہونگے کسواسطے کہ اونکی زندگی کار خیر مین گذرتی ہے

قول شاعر

اگر تو کرے ترک فسق و فجور
تو حاصل تجھے ہووے حظ و سرور
فرشتے بدیسی جو محفوظ ہین

زیادہ وہ انسان سے محفوظ ہین
گناہونسے ہوتا ہی رنج و الم
گنہگار رہتا ہے پابند غم

یہ شیطان جو موذی و ناپاک ہے
بشر کے ستانے مین بیباک ہے
تعاقب کنان ہے ہو سواس کین

یہ نیکو سے نکے ہوتا نہین ہمقرین
بفضل خدا جو ہوا جاگزین
ہوا وہ ہمیشہ کو بے رنج و کین

طبیعت کا یہ بد ہے از بس جدا   نہین نیک طینت کا ہے آشنا

داستان دوم بیچ روانہ ہونے کنلاک صاحب کے قریہ کریڈک سے اور مقامات کولزبرگ و فیلی پولیس سے گذر کر پہونچنا ریت ندی کے کنارے پر اور دیکھنا مدرسے کا

اب بیان حال سفر پھر آغاز کرتا ہون واضح ہو کہ ابھی تک بندوقون کی ضرورت نہ پڑی تھی مگر جو ہملوگ قریۂ کریڈک سے روانہ ہوے تو فوراً غول کے غول ہرن اور رنو کی نظر پڑے لیکن باشندگان شہر کریڈک شکار کھیلنے کے بڑے شائق ہوتے ہین اور جانورون کو اون سے تکلیف ہوتی ہے تو اس سبب سے وہ بیچارے اس قدر چوکنے تھے کہ ہملوگونکو تعاقب کرنا اونکا محض بیفائدہ ہوا اور روز اول تو البتہ ہمنے اون جانورون کا تعاقب کیا مگر پھر اس خیال سے درگذرے فقط القصہ ہملوگ دس ۱۰ دس بارہ ۱۲ بارہ میل ہر روز طے کرتے کرتے بخیریت تمام رفتہ رفتہ موضع کولزبرگ مین پہونچے دیکھا کہ یہ موضع عجیب طرح سے دو پہاڑ کے درون مین واقع ہے اور وہان تین سڑکین متوازی ہین یعنے تینون سڑک ایک ہی سمت سے دوسری سمت کو گئی ہین اور تخمیناً دو ۲ تین ۳ سو اہل فرنگ وہان کے باشندے ہونگے اور پچیس ۲۵ دوکان ہین اور بیچ کی سڑک کے سرے پر ایک گرجا گھر بطرز سادہ مگر پایدار بنا ہے اور مثل قصبہ بدلنگٹن خرد کے سکنا سے موضع کولزبرگ بھی بدل و جان اپنے کار و بار مین مصروف ہین اور اگر کیکا ذرا سا بھی کام کرتے ہین تو گویا اونھون نے اوسپر بڑی عنایت کی جس روز ہملوگ موضع کولزبرگ مین داخل ہوے اوسی روز ہملوگون کی کم نصیبی سے وہان کے نعلبند کا نکاح ہوا تھا اور بر وقت پہونچنے کے ہمکو معلوم ہوا کہ اس شادی کی دہوم دہام کئی روز تک رہے گی لاچار جب تک شادی ختم نہین ہوئی تب تک ہمکو انتظار کرنا پڑا اور تب گھوڑے کے نعل باندہے گئے مگر اسقدر توقف کرنا ہملوگون کے حق مین کسیقدر مفید ہوا کسواسطے کہ اتنے عرصے مین کپتان فٹس جرالڈ صاحب نے کچھ نعلبندی سیکھ لی اور بعد ازان جب ہملوگ دریای دال کے میدان مین پہونچے تب کپتان موصوف کی نعلبندی سیکھنے سے بڑا کام نکلا اور باربرداری

رنو بفتح اول و نون و واو معروف جانوریست از قسم آہو که گردنش مثل گاو و دمش میشود ۱۲

سکے جہکڑے مین جو بیل جوتے تہے بوکسالت سفر سے بیشتر ماندے ہو گئے تہے چنانچہ
بحسب ضرورت اون بیلون کو ہمنے کولز برگ مین چہوڑا اور نئے بیل بہت معقول سات سو ساٹہ روپیے کو ملا تر دد خرید کر کے آگے کا رستہ لیا اور موقع جو ملا تو ہمنے بہی چند نرگاو
خاص اپنے واسطے خرید کیے اور دو راس اسپ بہی بقیمت ڈہائی سو روپے کے
مول لیے اور یہ گہوڑے در حقیقت جہت ارزان ملے اور ہماوگون کے نوکر کہ قوم
ہاٹن ٹاٹ اور شراب خوار از بس تہے اور اونہین کے سبب سے ہم لوگون کو شہر کیپ مین کمال تکلیف ہوتی تہی لیکن جو شہر کولز برگ مین کوئی میخانہ نہ تہا تو یہ توقع تہی کہ جو تکلیف
وہان ہوتی تہی یہان نہوگی لیکن یہ خیال خام تہا کسواسطے کہ تیسوین تاریخ کو وقت صبح
جب حکم بیل جوتنے کا دیا تو معلوم ہوا کہ جمیع حبشی ہاٹن ٹاٹ نشہ مین سرشار و مدہوش
پڑے ہین مگر صرف شام نامی باورچی ساکن مالیا کی ہوش و حواس درست ہین یعنی
جب اون نوکرون کو شراب برانڈی نہ ملی تو اونہون نے ادڈے کلون یا ہیرا ایک
قسم کا عرق ہی پی لیا اور اوسنے ایسا نشہ کیا کہ وہ لوگ جلد از خود رفتہ ہو گئے اور
ہوش و حواس جاتے رہے اور دن بہر لائق کسی کام خدمت کی نہ تہی فقط

کولز برگ سے روانہ ہو کر پہلی جون کو ہملوگون نے دریای آرینج کے کنارے پہ قیام کیا
یہ دریای عظیم الشان اس طرف انگریزون کی بستی کے سرحد پر واقع ہے اور ضلع کولز برگ
اور سرزمین گریکوا کے بیچ مین ہے اور اس سرزمین کے باشندے بالکل دوغلے
ہین کہ پیدایش اونکی اہل فرنگ اور وہان کے باشندون سے ہے مگر وہ لوگ
خود مختار ہین کسی کے مطیع و فرمان بردار نہین القصہ ہملوگ دریای آرینج سے بخیریت
پار اوترے مگر پلے پار جو ریگستان مین چلنا پڑا تو چہکڑا باربرداری کا بالو مین پہنس رہا
اور جب بائیس ٢٢ بیل اوسمین جوتے گئے تب وہان سے نکلا فقط
چوتہی جون کو گذر ہمارا فیلی پولیس مین ہوا یہ موضع سرزمین گریکوا مین واقع ہے لیکن
از بس پریشان حال حاکم یہان کے کپتان ادم کاک صاحب ہین اور یہ صاحب اپنے
چہوٹے سے علاقے مین مثل طرز عملداری انگریزان واقع کیپ کے اپنی حکومت کرتے ہین

ہین اور داد معدلت جیسا کہ چاہیے دیتے ہین اونکے پاس چھ سو راس مویشی ہونگے اور یہی
اونکی پونجی ہے اور افواہ خلائق مین اسطرح پر مشہور ہے کہ اس قسم کے بیشتر جانور
کپتان موصوف نے ایسے طور پر حاصل کیے ہین کہ جس سے کسیکو یہ ظن فاسد ہو کہ
کپتان موصوف کے اطوار ظاہر مین اور ہین اور باطن مین اور اور ہم تو ایک خط سفارش
کا بنام ہنڈرک ہنڈرکس وزیر اعظم کے لیگئے تھے حال اوس وزیر کا یہ ہے کہ چند برس
قبل اسکے جب سکنای سرزمین گریکوا نے ساہ ثرولا مسمی موسلکاٹ پر یورش کی تھی
تب قریب تھا کہ طائر روح اوس وزیر کا پنجۂ شہباز اجل مین گرفتار ہوتا لیکن اتفاق حسنہ
سے بچ گیا چنانچہ ہارس صاحب نے اپنے وقائع دلچسپ مین حال اس ماجرا کا شرح
لکھا ہے اور مختصر یہ ہے کہ ۱۸۳۱ عیسوی مین چند صد دو غلے دریای وال سے پار اوترکر
یکایک اپنے دشمنون کی جماعت غفیر پر حملہ آور ہوے اور شکست فاحش دیکر بہت کشت خون
کیا اور یہ سمجھے کہ بار ثانی پھر فتحیاب ہونگے اور یہ خیال خواب مین نہی نگذرا کہ قوم زولا اپنا
انتقام لین گے مگر بقول شیخ سعدی شیرازی صیاد نہ ہر بار شکاری ببرد + باشد
کہ یکی روز پلنگش بدرد + جب وے دوغلے خواب غفلت مین بیخبر تھے اور اپنے
تئین بیخوف و خطر سمجھتے تھے ایکبار گی قوم زولا اونکے اوپر آ ٹوٹے اور جو کہ خیال
بدلا لینے کا اونکے دل مین نقش کالحجر تھا اور خون کے پیاسے ہو رہے تھے اپنے دشمنون
کو مطلق پناہ ندی اور اسقدر خونریزی کی کہ آخر کو کوئی باقی نہ بچا صرف مسمی ہنڈرک وزیر اعظم مذکور
اور ایک اور دوغلا قصہ کہنے کے واسطے زندہ بچے جب ہملوگ شہر فیلی پولس مین پونہچے
تب وہان کا سردار موجود نہ تھا اور پچھم طرف کوئی چھوٹا سردار رہتا تھا اوس سے لڑنے
کو گیا تھا اور اگرچہ سات برس سے برابر اوس سے مخاصمت چلی آتی تھی لیکن طرفہ
ماجرا یہ ہے کہ اس سات برس کے عرصے مین کئی لڑائیان فیما بین دونو سردارون
کے ہوئی تھین اور جانبین کا اظہار یہ تھا کہ کوئی جان ہماری طرف ضائع نہین گئی جب ہم شہر
فیلی پولس سے روانہ ہوے تو بدرجۂ لاچاری ایک نوکر ہاٹن ٹاٹ کو وہین چھوڑا کہ اسواسطے
کہ طبیعت اوسکی ناساز ہو گئی تھی اور لائق خدمتگذاری کے نہ تھا مگر وہ نوکر ایسا خوش

تہا یہ اوسکے ایک پرانے جان پہچان سے ملاقات ہوگئے اور اوس شخص نے کچھ روپے لیکر
یہ اقرار کیا کہ مین اپنے دوست قدیم مسمی اسپٹ کو مکان بہی رہنے کے واسطے دونگا اور تیمار داری
بہی بخوبی کرونگا چنانچہ چند مہینے بعد جب ہملوگ سفر سے مراجعت کرکے پہر شہر فیلی پولس مین
اکر داخل ہوسے تو معلوم ہوا کہ اوس شخص نے ایفای وعدہ بوجہ احسن کیا ہے اور اس سبب سے
ہملوگون کو حظ وافر حاصل ہوا اور نوکر مذکور نے کہ گاڑی بانی کے کام پر مامور تہا اپنے ہاٹن ٹاٹ
بہائیون سے ملاقات کرکے حال سفر کا سب سنا اور اوسکو معلوم ہوا کہ میری ہاٹن ٹاٹ
بہائی جس طرح سے شہر کولنبرگ مین عرق اُوڈی کلون پی کر بدمست ہوی تہی اوس
طرح سے پہر کبہی خستہ وخراب نہین ہوئے فقط

اقلیم کیپ مین اور ایک قسم کی قوم مثل ہاٹن ٹاٹ کے رہتے ہین کہ اونکو کورنا کہتے ہین
چنانچہ چہٹوین جون کو علی الصباح کورناؤن نے آکر ہماری گاڑی کو گہیر لیا اور ہماری جماعت کو قافلہ
تجارون کا سمجہ کر واسطے خرید وفروخت کے مجتمع ہوسے ہملوگون نے بہی جو موقع دیکہا
تو اپنی دوکان قلیل البضاعت چن دی اور شام نہونے پائی تہی کہ ایک اچہا گلہ بہیڑیون کا
اکٹہا کر لیا اور اون بہیڑیون کی عوض صرف دو چار سیر باروت اور دو بوتل برانڈی شراب
حوالہ کی ۔ فقط

آٹہوین جون کو وقت شام چند دہقانی دریای دال کے کنارے سے لوٹ کر اپنی بستی کو
جاتی تہی اثنای راہ مین ہملوگون سے ملاقات ہوی اور اونکی زبانی معلوم ہوا کہ قبل اسکے
جاسوسون نے آکر خبر دی تہی کہ مسمی موسلکات شاہ زولا ولندیزیون کی لشکرگاہ سے دو روز
کے فاصلے پر کمین گاہ مین ٹہرا ہے اور برطبق پہونچنے اس خبر کے اٹہار ۱۸ ہوین ماہ مئی کو مسمی
پوت جیت سپہ سالار شاہ موسلکاٹ سے جنگ وجدال کرنے گیا ہی جب ہملوگون
نے یہ حال سنا تو یہ تصور رہا کہ اگر یہ خبر صحیح ہو تو صلاح کی بات یہ ہوگی کہ یہان کے حاکم
وقت سے ملاقات کیا چاہیے تب البتہ اوسکی عملداری مین شکار کہیلنا مضائقہ نہین فقط
جب ہم لوگ آگے بڑہے تو ایک کفدست میدان نظر پڑا کہ نہ سبزہ ہے نہ درخت مگر
چارون طرف چہوٹے چہوٹے پہار واقع ہین اور صورت بستگی کی کوئی نہین اور پہاڑون

کے ستلے خرگوش اور تیتر اور چرند بافراط ہین مگر بڑے جانور جو شکار کہیلنے کے لائق
ہوتے ہین اونکا نام و نشان کچہہ بہی نہین اور ایام ایسے اچہے ہین کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتا
مفرح القلوب راحت بخش دن کو مطلع صاف ابر کا سایہ لطف آتا ہے اور شب کو فلک ستارون
سے بڑی کیفیت دکہاتا ہے آندہی سے طبیعت پر غبار نہین اور غبار سے ذرہ بہی
کدورت اٹہا نہین گیارہوین تاریخ کو ہم لوگون نے ریت ندی کی کنارہ پر ڈیرہ کیا یہ ندی بہت
چہوٹی ہے اور ہم لوگون کے مقام فرودگاہ سے جو پہاڑ چہوٹے چہوٹے پورب کی طرف
تہے اونہین پہاڑون پر سے یہ ندی نکلی ہے اور وہان بہی ہم لوگون نے جو چارون
طرف نظر کی تو بالکل اوداس اور سنسان دکہلائی دیا اور گرد و پیش نہ جنگل نظر آتا تہا نہ پانی
ملتا تہا پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہان کوئی شخص محنت و جانفشانی کرکے کاشتکاری کیا چاہے
تو محنت اوسکی رایگان ہوگی لیکن باوجودیکہ زمین ناہموار تہی اور عالم سناٹے کا تہا تاہم اوس
ویرانے مین عجب کیفیت تہی کہ خواہ نخواہ طبیعت خوش ہو جاوے متصل اپنی فرودگاہ سے ہمنے دیکہا
کہ ندی مذکور کے کنارے پر چند الیمان کے پادریون نے بود و باش اختیار کی ہی اس نیت سے
کہ اوس ملک مین قوم کورنا جو رہتے ہین سو نہایت سرگشتہ اور پریشان حال ہین اون لوگون
کو تلقین و تعلیم سے راہ راست پر لانا چاہیے چنانچہ ہم لوگون کا قیام جو ندی مذکور کے کنارے
پر ہوا تو بندہ سوار ہو کر مدرسہ دیکہنے گیا دیکہا کہ ایک چہوٹا سا گانون ہے اور اوس گانون
مین دس بارہ جہوپڑے نرکل سے چہائے ہوے ہین اور وہین مدرسہ بنا ہے اور
اوسی گانون مین بہ نسبت اور مکانون کے ایک مکان بڑا اور عمدہ دکہلائی دیا اور معلوم
ہوا کہ یہ مکان یہان کے افسر کا ہے اور اوسکا نام ہیت ویٹ فوٹ ہے اور صورت
جو اوسکی دیکہی تو نہایت بدہیئت اور کریہ منظر اور حال اوسکے چلن کا بہی اسی بیان سے
دریافت کرنا چاہیے بقول شخصی کہ درویش ہمین حالش ببرس اور مدرسہ کا حال
جو دریافت کیا تو ابتر معلوم ہوا یعنے جس نیت سے پادریون نے وہ مدرسہ مقرر کیا تہا
سو اوسکی مراد نہ بر آئی اور جو ترقی کہ اوس مدرسے مین ہونا چاہیے وہ کچہہ بہی نہ ہوے
لیکن اسمین پادری صاحبون کا ذرا بہی قصور پایا نہین جاتا وجہ اوسکی یہ ہے کہ زمیدارن

ولندیزی ایک جگہ پر مقیم نہین ہوتے اکثر خانہ بدوش رہتے ہین پادری صاحب کے
حاطۂ اختیار سے یہ بات باہر ہے کہ اونکو ایک جگہ پر قیام کراکے تلقین و تعلیم کرسکین اور
اسی سبب سے اوس مدرسے مین علم کی تحصیل بخوبی نہین ہوتی ١٨٣٦ عیسوی سے
ولندیزی دہقانیون نے سیاحی اختیار کی ہے اور ابہی تک اونکا شوق سفر کرنیکا کسی نوع
سے کم نہین ہوا اور اسی سبب سے انگریزون کی بستی کے حد شرقی پر باب تجارت خوب
کہلا ہی اور انگریز سوداگر جو اسباب تجارت وہان لیکر جاتے ہین منافع کثیر اوٹہاتے ہین
سابق مین یہ حال تہا کہ وہان کی تجارت مین بہت ہی کم منفعت ہوتی تہی اور اس سبب سے
کم لوگ سوداگری کرتے تہے اور اب تو بازار خوب گرم رہتا ہے اور نفع کثیر ہوتا ہے
آگی شراب برانڈی تو قوم کورنا کی درمیان مین خواص عنقا رکہتے تہے لیکن اندنون فی الجملہ
اوسکی افراط ہے اور سوداگر جانتے ہین کہ جتنے لوگ قوم ہاٹن ٹاٹ کی پیدایش سے
ہین وے لوگ شراب زیادہ نشئی کے بڑے شائق ہین اور اس لیے اگر انگریزون کی بستی
سے باہر جانے کا اتفاق ہو تو برانڈی شراب بافراط لے چلنا مناسب ہے تاکہ منفعت
خوب ہووے اور قوم ہاٹن ٹاٹ کو جو شراب باآسانی مل سکتی ہے تو اونکو اسکی طمع
زیادہ ہو گئی ہے اور اس سبب سے پادریون نے جو چاہا تہا کہ تلقین دین اور راہ
نیک سکہلانے سے اونکی شراب خواری سد و دکرین سو اونکی جہد و سعی محض بیفائدہ ہوئی
اور پہلے جو پادریون نے دین عیسوی تلقین کرنا شروع کیا تہا تو صدہا آدمی انجیل
کا وعظ سننے کے واسطے جمع ہوسے تہے مگر شراب کی تجارت جو ترقی پذیر ہوئی تو جہان
مدرسہ مقرر ہوا تہا وہان سے قوم ہاٹن ٹاٹ کافور ہو گئی تاکہ بے خوف و خطر ساتہ پینے
شراب کے اپنی ہوس بوالہوسی کی برلاوین مگر اصحاب دین مسبوق الذکر اپنی مہم عظیم مین باین
ہمہ قباحت بدل و جان مصروف رہتے ہین حتی کہ جہد و کوشش اونکی ابہی تک مطلق کم نہین
ہوئی اور جو کوئی اونکی جانفشانی کا حال سنے گا بجز تحسین و آفرین دوسرا کلمہ اونکے
حق مین نہ کہیگا فقط

القصہ بندہ نے دریای ریت کے کنارے پر دو گہوڑے اور بقیمت ستانوے روپے اکہتر

سے خرید کیے اور چونکہ اونمین سے ایک گھوڑا بہت ہی کم عمر اور مضبوط تہا اور اس لائق تہا
کہ اوس پر سے بندوق سر ہو سکتی تہی تو میرے نسبت دست مین یہ دونون گھوڑے نہایت ارزان سے ملے فقط

داستان سوم روانہ ہونا کٹلاک صاحب کا دریای ریت سے کے کنارے سے اور پہونچنا بیچ صوبہ تنبکو کی اور ملاقات کرنا وہان کی بیٹمون سے و بعد ازان مقابلہ قزاقون کا

مدرسہ سے رخصت ہو کر ہم لوگ آگے جو بڑہے تو دیکہا کہ آہوان کیپ ہر طرف غول کے
غول نظر آتے ہین اسلیے ریت اور کافرندی کے بیچ مین دو روز تک شکار کہیلنے کیواسطے قیام کیا اور اس تہہ جو شکار کہیلنے گئی
تو اوسیقدر جانور شکار کر لائے کہ ایک ہفتہ تک جمیع مردمان ہمراہی سکے کہانے کے واسطے
کافی ہوے بعد ازان آگے کا جو رستہ لیا تو پہر اوسیطرح کا سفر در پیش آیا جیسا ہم بیان کر چکے
ہین یعنے ملک ویرانے مین سے چلنے کا اتفاق ہوا کہ جہان تصریح کچہ بہی نہ تہی غرض کہ اٹہارہویں
جون کو دریای میاڈر سے پار اوترکر روز دوم علی الصباح تنبکو مین کہ پادریون کی بستی ہے
داخل ہوے اور یہان پادری گیڈی صاحب نے بشرط مہمانداری کی خوب بجا لائے
اور صوبہ تنبکو عرف مراکوس بہت وسیع ہے اور کہتے ہین کہ چہہ ہزار سے زیادہ وہان کے
باشندے ہونگے اور زمان سلف مین قوم بردلانک بہت صاحب اقتدار و ذی حشمت
ہو گئے ہین چنانچہ اوسی قوم کے لوگ باقیماندہ اب اوس جگہہ سکونت رکہتے ہین اور
سابق مین تو اون لوگون کے پاس بڑا ملک تہا لیکن فی زماننا وہ ملک شاہ موسلکات کے
قبضے مین ہے حال یہ ہے کہ جب شاہ زولا نے دست تطاول کا دراز کیا تو قوم بردلانک نے
تاب مقاومت کے نہ لا کر رفتہ رفتہ اپنے وطن سے مفارقت اختیار کی اور دریای
دال کے دکہن طرف جاکر تنبکو کے قرب وجوار مین بود و باش قبول کی اور پہلے تو وے
لوگ منتشر تہے لیکن پادری صاحبون نے اپنے حسن سعی سے پہر اون لوگون کو ملا دیا
اور جب وے لوگ جلاوطن ہو کر اس مقام مین آنے لگے تہے تب مسمی مراکو کو اپنا سردار
بالاتفاق مقرر کیا تہا چنانچہ اب بہی مراکو اونکا بادشاہ ہے جب ہم وہان وارد ہوے تو گیڈی
صاحب کے ہمراہ گانون کی سیر کے واسطے گئے دیکہا کہ پانچ چہہ سو جہوٹے کہیون کی

چھتی کے مانند بنی ہین مگر علی قدر مراتب کسیکا مکان بڑا ہے کسیکا چہوٹا اور بادشاہ اوسوقت
کہین تشریف لیگئے تہے اسی وجہ سے ہملوگ اونکی ملاقات سے محروم رہے مگر اونکی دونون
بیگم کہ محل سرا مین رونق افروز تہین البتہ ہملوگ اونکی ملازمت سے مشرف ہوے اور پوشاک پر
اونکی جو نگاہ پڑی اور چلن طریق جو اونکا خیال کیا تو اور جو بہت سے لوگ پوشاک کیسف پہنے
ہوے گرد وپیش حاضر تہے اون مین اور بیگمون مین ذرا بہی تمیز نہ ہوسکتا تہا یعنے صرف ایک
جامہ بکری کے چمڑے کا اونکے تن بدن کی پوشاک تہی اور چند دانے تسبیح کے کانچ کے
بنے ہوے اونکا زیور تہا اور اگرچہ مردمان وحوش وجنگلی بہی اشخاص اجنبی کے سامنے
باآب وتاب رہتے ہین اور اپنا وقر نہین کہوتے لیکن بندے نے اون بیگمون مین جاہ
وحشم شاہانہ کچہ بہی نہ دیکہا اور جب ہم لوگ اون خاتونون سے گفتگو مین مصروف تہے
اوسوقت ہم لوگون کے نوکر چاکر وہان کے باشندون سے چیزون کا مول تول کر رہے
تہے اور اپنی بازار قلیل البضاعت کہولکر سب چیز ایک ایک کرکے بجلدی تمام اون وحشیون
کو جو دکہلانے لگے تو وہ لوگ کہ نہایت مشتاق تہے خوش ومحظوظ ہوکر انواع واقسام کی
حرکتین وادائین ظاہر کرنے لگے کہ عجب کیفیت نظر آتی تہی غرضکہ جب سیاح فلک نے
مغرب کا رستہ لیا یعنے دن گذرا اور شام ہوئی ہم لوگون کے پاس ایک
معقول گلہ بزمیش کا جمع ہوگیا اور علاوہ برین کئی سو سیر ناج بہی ہاتہ لگا اور اوسکی عوض مین
ہم لوگون نے صرف پانچ سیر باروت موتی اور ایک مشت دانہ ہای تسبیح کانچ کے بنی ہوے
حوالہ کیے اور دوسرے روز بسبب یکشنبہ ہونے کے وہین مقام کیا دیکہا کہ قبل دوپہر کے
تخمیناً دوسو باشندے وہان کے مجتمع ہوے اور کیڈی صاحب نے تلقین دین شروع کی
چنانچہ صاحب موصوف نے وہین کی زبان مین ایسی خوش تقریری دلستانی سے نماز ادا کی
اور وعظ کہا کہ بندے کو تعجب گذرا اور دیکہا کہ اصحاب حاضرین علی الخصوص دونون بیگم پادری
صاحب کی گفتگو نہایت متوجہ ہوکر سنتے ہین اور اس سے ہم لوگون کو خوشی حاصل ہوے
کہ پادری صاحب کی محنت درباب تلقین دین بالکل رائگان نہین جاتی القصہ بائیسوین تاریخ
کو وقت صبح جو روانگی کی طیاری کی اور بیل جوتنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قریب آدہے

بیلون کے گم ہین غرضکہ اونکی تلاش مین دو روز گذرے تب جانوران مذکور کہ دریای ہیاڈر
تلک کو سون پیچہے ہٹ کر گمراہ ہوگئے تہے چوبیسوین تاریخ کو پہر ملے اور ہم لوگون نے پہر بادیہ
پیمائی جو اختیار کی تو تین روز تک بڑی کڑی منزلین پڑین یعنے تینون روز برابر پچیس پچیس
میل چلنا پڑا اور تب دریای ویت کے کنارے پر پوہنچے یہان چند ولندیزیون سے
ملاقات ہوئی حال اونکا اس طرز پر ہے کہ سنہ ۱۸۳۶ع مین جب ملک کیپ مین بڑی اہل چل پڑی
تہی اور لوگ اپنا اپنا مکان چہوڑ چہوڑ کر اور اور جگہ جا بسے تہے تب ولندیزیون نے اپنے دیس
سے آوارہ و سرگردان ہوکر دریای ویت کے کنارے آکر اپنا مکان بنایا تہا مگر ظاہرا معلوم
ہوا کہ اونکو مکان چہوڑنے کا بڑا قلق تہا کسواسطے کہ وے اپنی بستی اور زمیداری کی تعریف
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ سابق مین تو بڑی آرام و چین سے گذرتی تہی مگر اب ہملوگون
پر یہ مصیبت پڑی ہے کہ بہ تکلیف ہماری اوقات بسر ہوتی ہے مگر ہملوگون نے ناحق
اونسے راہ و رسم دوستانہ پیدا کی کسواسطے کہ وہ لوگ گاڑیون کے گرد و پیش مثل مرغ کرکس
کے ایدہر اودہر گہومتے تہے اور موقع دیکہتے تہے کہ جو چیز نظر پڑے چنگل مار کر علیحدہ کیا
چاہیے غرضکہ بڑی مشکل سے اونہون نے ہمارا پیچہا چہوڑا +

القصہ دریای ویت کے کنارے سے روانہ ہوکر اوسکی چہوٹی سی بستی سے دور نکل گئے
تہے اور دوسری روز بآرام تمام چلے جاتے تہے کہ یکایک تین دہقانی
سوار ہم لوگون کے قافلے مین آکر وارد ہوسے اور جو گاڑی سب سے آگے جاتی
تہی اور فنش جرلڈ صاحب اوسکے ساتہ تہے اونکے پاس پہونچکر مثل ڈاکوون کے اسطور پہ
سلام کیا کہ جیسا ہملوگون نے اکثر قصون مین قزاقون کا حال سنا ہے یعنے دہقانی سطور
فنش جرلڈ صاحب سے اسطرح پر ہمکلام ہوسے کہ بس صاحب آگے قدم مت رکہیے اور جو
کچہ آپکے پاس ہے حوالے کیجیے نہین تو ہم آپکو بہلا کر سب چہین لینگے اور دہمکایا
کہ ہم لوگ دریای ویت کے کنارے سے گہوڑون پر سوار ہوکر تمہاری گاڑیون کی تلاش مین اسقدر
مسافت بعید پر آئے ہین اور سن چکے ہین کہ تم انگریزی سوداگر ہو اور دریای وال سے پار
اوترکر بہت سی بندوق و گولی و باروت زولاون کے بادشاہ کے واسطے لیے جاتے ہو

سو وہ سب فوراً ہمکو حوالہ کرو یہ کہکر اونہون نے ایسی جہڑکیان سنائین اور دہمکایا کہ ہملوگون
کے ہوش و حواس جاتے رہے اور جواب مین بجز صاف صاف کہنے کے چارہ دوسرا
نظر نہ پڑا اور کہدیا کہ ہم فلانے ہین اور فلانے کام کیواسطے جاتے ہین اور ہم لوگون سے شاید
حماقت بن پڑی کہ جسطرح سے ولندیزیون نے ہمکو دہمکایا تہا اوسی طرح ہم بہی اونکے ساتہ
پیش آئے اور بخوبی ذہن نشین کردیا کہ اگر آپ نے کیسطور سے ہمارے قافلے پر دست درازی
کی تو حتی الوسع تا دم واپسین ہم آپ کا مقابلہ کرینگے جب اونہون نے دیکہا کہ یہہ لوگ
سب مستعد ہین اور پیش نہین جاتی تو دہمکاتی ہوے اور یہ کلمہ کہتے ہوے چلے گئے کہ ہم
تہوڑی دیر مین بہت سے آدمی ہمراہ لیکر پہر آوینگے اور کپتان فٹس جرلڈ صاحب کو پکڑکر
گاڑی کے پہیہ مین باندہ دینگے جب ہم لوگون نے یہ کلمات پر خوف و خطر سنے اور قافیہ
تنگ دیکہا تو وہین پر قیام کرنا مناسب سمجہا اور مردمان ہمراہی سے کہدیا کہ سب کوئی اپنی
حفاظت کے واسطے آمادہ ہوجاو اور سبہون کو گولی و باروت تقسیم کردی اور اونہون
نے متفق اللفظ و المعنی ہوکر قرار کیا کہ جو ہونی ہوی سو ہوی جب تک کہ دم مین دم ہے ہملوگ
میدان سے مُنہ نہ پہیرینگے ہملوگون کی طرف پانچ فرنگی تہی اور آٹہہ ہاٹن ٹاٹ اور مسمی بوڈہا سالم
متوطن مالیا کا یعنے جمیع چودہ آدمی تہے اور سبہون کے پاس بندوق و گولی و باروت موجود
تہی لیکن تسپر بہی یہ خیال گذرتا تہا کہ نہ معلوم کتنے ولندیزی دہقانیون سے مقابلہ کرنے کا
اتفاق ہو اور افتاد کیسی ہو کسواسطے کہ قوم ہاٹن ٹاٹ کا کون بہروسا ہے اگر وہ لوگ لڑینگے
تو صرف اسی خوف سے لڑینگے کہ جسمین ولندیزی کے پنجہ مین گرفتار نہو وین غرضکہ شب بخیر
گذری اور کسی نوع سے تخلل واقع نہوا مگر ہم لوگ دیکہتے تہے کہ دہقانیان ولندیزی ہملوگون
سے متصل آگ جلائے ہوے ہوشیار رہین صبح جو ہوئی تو ہم لوگون نے آپس مین
خوب غور کرکے یہ بات ٹہرائی کہ فٹس جرلڈ صاحب اور مسمی الٹس بندے کا نوکر دونون گہوڑے
پر سوار ہوکر غنیم کے لشکر مین جائین اور پیغام مصالحت کا کرین چنانچہ وہ گئے
پروانہ راہداری کا کہ ہم لوگون نے کیپ کے گورنمنٹ سے حاصل کیا تہا اور اور
دستاویزین جو ہمارے پاس اوسوقت موجود تہین ساتہ لیتے گئے اور اون دستاویزون

سکے دکھلانے سے ہماری مراد برآئی اور مطلب حاصل ہوا اسلیئے کپتان فٹس جیرالڈ صاحب
اور مسمی واٹسن نے وہان سے پھر کر یہ مژدہ سنایا کہ اب کچھ اندیشہ نہین ہے بیخوف وخطر
اپنا رستہ لو اور غنیم کی فرودگاہ مین فٹس جیرالڈ صاحب نے یہ بھی سنا کہ کل کی شام کو بعد غروب
آفتاب بیس آدمی مسلح زیر حکومت مسمی ڈی بیر ہلوگون کی گاریون سے سو دو سو گز کے
فاصلے پر آ گئے تھے اور یہ ارادہ تھا کہ یورش کرین لیکن اناً فاناً اونکی رای بدل گئی اور
یہ ٹھہرایا کہ جو عامل دریای وال کے کنارے پر مقیم ہے اوس سے اسکی صلاح پوچھنا
چاہیئے حقیقت یہ ہے کہ اوسیوقت شام کو چند بندوقین ہلوگون کی گاڑیون سے
سر ہوئین تھین اور شاید اسی سبب سے غنیم خوف زدہ ہو کر حملہ کرنے سے باز رہے
یا شاید اور کسی وجہہ سے باز رہے ہون اوسکا علم ہمکو نہین اور مسمی ڈی کلرک عامل
متعینہ دریای وال کے پاس اون قزاقون نے ہماری شکایت کیا ابھی اسکا نتیجہ پیچھے سے معلوم ہوگا

داستان چہارم پہونچنا کنلاک صاحب کا صحرای لق و دق مین و شکار کرنا جنگلی گہوڑون کا و مقابلہ شیرون سے

جہان ہم لوگون سے اور دلندیزی جوانمردون سے محاربہ ومجادلہ درپیش تھا وہان سے
غرہ جولائی کو تخمیناً بیس میل راہ طے کر کے ایک ندی کے کنارے پر پہونچے کہ وہ ندی دریای
ساند مین ملی ہے چنانچہ اوس روز اوس ندی کے کنارے قیام کیا روز دوم اول وقت
دریای ساند سے جو پار اوترے تو دریا پار اسقدر بالو زیادہ تھی کہ ہماری تین گاڑیان
اوسی بالو مین پھنس گئین مگر چار چابک بڑے بڑے ہلوگون کے پاس تھے اونہین
چابکون سے بیلون کو جو مارنا شروع کیا اور آدمیون نے بھی شور و غل کر کے گاڑیون کو
دھکا دیا تو وہ گاڑیان ریت سے نکل آئین اور کچھ نقصان نہین ہونے پایا بعد ازان
چار گھنٹے تک اور آگے جو بڑھے تو مسمی ڈی برو ان دہقانی کا علاقہ ملا کہ اس شخص
نے اپنے دیس سے نکل کر یہان آ کر سکونت اختیار کی تھی سو حال یہ ہے کہ ہلوگون کے
پاس صرف ایک گاڑی باقی رہ گئی تھی وہ بھی کسالت سفر سے بہت ماندی تھی اور دس
بیل بھی اسقدر تھک گئے تھے کہ اونکو تاب و طاقت زیادہ چلنے کی نہ تھی لاچار اون

جانورون کو مسمی ڈی بروان مسطور کے سپرد کر کے آگے کا رستہ لیا تو راہ نشیب و فراز مین چلنا پڑا اور جابجا پہاڑ کے ٹیلے بہی نظر آتے تہے کہ بسبب شوریت کے سبزہ اور درخت اون پر کچہ نہ جما تہا بعد ازان یکایک ایک لق و دق میدان مین وارد ہوے کہ جہان تک نظر جاتی تہی نہ سبزہ دکہلائی دیتا تہا نہ درخت اور گنبد آسمان چارون طرف حد صحرا نظر پڑتا تہا بقول میر حسن جو دیکہا تو صحرا ہے اک لق و دق + کہ رستم جسے دیکہہ ہو جاے فق + لیکن جابجا دو دو چار چار مکانات افتادہ البتہ نظر پڑتی تہی کہ اگر اوس ویرانے مین طبیعت اکتاتی تہی تو مکانون کو دیکہکر اپنا دل بہلاتے تہے جاتے جاتے مکان بہی ہم لوگون کی نظر سے غایب ہوے تب تو ہم ایسے جنگل مین پہونچی کہ کہین راہ بہی نظر نہ آتی تہی اور شکار کرنے کے لائق جانور بہ کثرت تہے جسطرف نگاہ جاتی تہی غول کے غول آہو از قسم نیو دکہلائی دیتے تہے اور اونکے پیچہے اور رنگ برنگ کے ہرن ہم لوگون کی راہ پر آکر ادہر سے اودہر کودتی پہرتی تہی چوتہی تاریخ کو جو نور کا تڑکا ہوا تو بندہ اپنے دونون دوستون کو یعنے فلس جرلڈ صاحب اور تامس صاحب کو ہمراہ لیکر اپنے قافلے سے علحدہ ہوا اور اپنے نوکر مسمی والٹس سے کہہ دیا کہ گہوڑے پر سوار ہو کر پیچہے پیچہے آوے القصہ ہم چارون آدمی شکار کی تلاش مین روانہ ہوے اور صرف چند قدم آگے گئے تہے کہ ایک ہرن دکہلائی دیا چنانچہ کپتان فلس جرلڈ صاحب نے اپنی بندوق سے ایسا معقول نشانہ لگایا کہ ایک ہی گولی مین اوسکا کام تمام کیا پس اوسکو شکار بند مین لٹکا کر آگے بڑہے بعد ازان سب کوئی علحدہ علحدہ ہو کر بڑی دیر تک خوب شکار کہیلے اور تب ایک ناہموار ٹیلہ پر پہر سبہون سے ملاقات ہوی تو وہان ہم سبہون نے گہوڑون سے اوتر کر اونکو آدہ گہنٹہ تک چرنے کو چہوڑ دیا کسواسطے کہ یہان جنگلی گہوڑے نظر آنے لگے تہے اور ہمنے چاہا کہ کچہ آرام کر لین تب اونکا تعاقب کرین لیکن تامس صاحب اور فلس جرلڈ صاحب نے ایک نو ہرن کو زخمی کیا تہا اوسی جانور کا پیچہا کیا اور بندے نے تو اپنے اسپ بادرفتار مسمی سانس پر سوار ہو کر اور اپنے نوکر والٹس کو ساتہ لیکر اوسیطرف کا رستہ لیا جسطرف جنگلی گہوڑے دکہلائی دیے تہے چنانچہ تہوڑی ہی دیر مین ایک قافلہ اونہین گہوڑون کا نظر پڑا کہ خرامان خرامان چلے جاتے ہین یہان تک کہ اونکے پیچہے بندہ ایسا نزدیک پہونچ

گیا کہ سو گز کا فاصلہ بہی نرہا ہوگا اور تب وے گہوڑے چوکنّے ہوے مگر واہ اشعار

کیا خوب تہے وہ گہوڑے ہوکر کہڑے وہان پر
پہر پہر کے دیکہتے تہے ہمکو نگاہ کر کر
نزدیک مین جو پہونچا بیساختہ وہ بہاگے
دکہلائی تیزگامی مانند باد صرصر
کہیے اگر چہلاوا تشبیہ ہے بعینہ
نزدیک سے تہے کبہی وہ اور گاہ فاصلے پر
آہو کی چوکڑی تہی سرپٹ کی چال اونکی
اوڑتی تہی دم ہوا مین مانند زلف ابتر
گردن کے بال اونکے تہے خوب ہی چمکتے
ساز و یراق کا مُنہ دیکہا کبہی نہ دم بہر
مُنہ اونکے تہے ملائم دیکہین نتہین نگاہ مین
پاؤن مین در د مطلق پہونچا نعل جڑ کر
چابک کی تیزدستی چلنے کبہی نہ پائی
محفوظ تہا داغ سے تہے پشت و بغل سراسر

لیکن مینے کہا ای جانورو کیون اسقدر بہاگتے ہو یہ تمہاری کوشش کچہ کارگر نہوگی اگرچہ تم بہت خوبصورت اور تیزرو ہو لیکن ہمارا گہوڑا اسکہلایا ہوا اور کار آزمودہ ہے اوسکی طاقت اور سپرٹ کے سامنے تمہاری تیزروی کچہ پیش نہ جایگی فقط چنانچہ تین میل تک بندہ گہوڑے کو سرپٹ پہیکتا ہوا اونکے پیچہے چلا گیا اور تب ایک گہوڑی بہت معقول کلان اسمگر حاملہ دوڑتے دوڑتے بیتاب ہوکر کہڑی ہوگئی مین نے ایک ہی گولی مین اوسکا کام تمام کیا لیکن استنے عرصے مین دانٹس ہیرانو کرپاد کوس آگے بڑہکر گہوڑون کے غول مین پہونچ گیا اِسلئے مین بہی اپنی گہوڑی کو خیز کرکے وانٹس سے جا ملا قضا کار ایک اچہا بچہیرا کم عمر اپنے غول مین سے علیحدہ ہوا اور ہم دونون شخصون نے دو تین سو گز کے فاصلے تک اوسکا تعاقب کیا آخرش وہ بہی بیتاب ہوگیا تو بندہ نے چاہا کہ اِسکو گرفتار کرکے اپنے قافلے مین لیچلا چاہیئے لیکن اوسکا لیچلنا موجب تکلیف کا سمجہکر ایک گولی مین اوسے بہی داخل جہنم کیا الغرض ہم لوگون کو جو متواتر شکار ہاتہ لگے تو وانٹس نہایت محظوظ و خوش ہوا اور ایک پیالہ شراب کا پی کر کہنے لگا کہ ہمچو من دیگری نیست یعنے ہم لوگ تو دو گہوڑے شکار کر لائے لیکن ٹامس صاحب اور فٹس جرلڈ صاحب مفت مین حیران ہوے اور جب فٹس جرلڈ صاحب آوینگے تو اِن شکارون کے دیکہنے سے اونکو بڑا رشک ہوگا اور دانٹس اپنے دل مین یہ سمجہتا تہا کہ مین سب چیزون کی اصل ماہیت جانتا ہون اور اگر اوسوقت

اپنے چچا کا گہوڑی پر سواری کرنے پاتا تو شیطان سے مقابلہ کرنے مین قصور نکرتا الغرض
سمی والٹس شراب کے نشہ مین سرشار طرح بہ طرح کی منصوبہ بازی کر رہا تہا کہ اسمین مینے کہا اپنا
ہوش سنبہال کسواسطے کہ ہمکو واجب ہے کہ اپنے قافلے مین پہر چلین اوسوقت دو گہنٹے
دن باقی تہا اور ہم دونون اپنے اپنے گہوڑون پر سوار ہوکر گاڑیون کی تلاش مین چلے لیکن
ہم دونون آدمیون سے ایک کو بہی معلوم نہ تہا کہ گاڑیان کس طرف گئی ہین گر اطراف
وجوانب جو لنگاہ کی اور تین پہاڑ مسطح جو پہلے دیکہہ رکہے ستہے اوس سے ہمکو یقین ہوا
کہ پورب طرف چلنے سے ہم لوگ بر سر سڑک پہونچ جاوینگے چنانچہ اوسطرف ہم دونون
شخص اپنے گہوڑونکو لیچلے تو تا کہان تہوڑی ہی دیر مین ایک پرانی گاڑی کی لیک دکہلائی
دی لیکن چونکہ یہان ہمنے گہوڑون کا شکار کیا تہا وہان سے یہ لیک بہت قریب تہی اور
تازے نشان بیلون کے قدم کے نظر نہ پڑتے ستہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ لیک ہماری
گاڑیون کی نہین ہے اسلئے اوس لیک سے گذر کر سمت مشرق چلی گئی یہان تک کہ
آفتاب غروب ہوگیا اور جب دوسری راہ نہ ملی تو یہ شبہہ ہوا کہ شاید وہی راہ نہو جو ہم پیچہے
چہوڑ آئے ہین کسواسطے کہ جو ہم سمجہتے ستہے کہ ہماری گاڑی فلانی طرف گئی ہوگی اوسی طرح
وہ راہ بہی گئی تہی اور یہ تصور ہوا کہ جس سڑک کی ہم تلاش مین ہین یہ وہی سڑک معلوم ہوتی ہے
واللہ عالم کون سبب ہا یہ ہوا کہ ہماری گاڑیان ابہی تک نہین آئین غرضکہ ہم لوگون سے
اپنے اپنے گہوڑن کا رخ پہر مغرب طرف پہیرا اور خوب اندہیرا نہونے پایا تہا کہ پہر اوسی
سڑک پر آ پہونچے اور وہان جو دیکہا تو نشان تازہ گاڑی کی لیک کا نظر نہ پڑا اسلئے ہم لوگ
اوسی سڑک پر پیچہے کی طرف پہرے باین امید کہ اگر گاڑیان نملین گی تو کوئی ایسا مقام
ملیگا کہ جہان آگ جلانے کے واسطے ایندہن بہم پہونچے اور خیریت یہ تہی کہ شب ماہ تہی
چنانچہ اوسی سڑک پر جاتے جاتے دو گہنٹے مین ایک ندی پر پہونچے کہ اوس مین کچہہ تو پانی
تہا اور کچہہ خشکی تہی اور اوسی ندی پر ایک فرودگاہ بنی تہی سو ہم دونون شخصون نے ارادہ
کیا کہ رات یہین بسر کرین القصہ گہوڑون پر سے زین اوتار لیا اور گہوڑون کو ٹہلا دیا
اور ان دنون مین ایام جاڑے کے ستہے اور رات بڑی ہوتی تہی تو ہم دونون

شخص کنڈے فراہم کرنے مین مصروف ہوے اور اسقدر کنڈے بنکر اکٹھے کیے کہ تمام رات
آگ جلانے کے واسطے کافی ہون اور اوسی ندی کے نشیب مین ایک جگہ محفوظ پسند کر کے
وہین ٹھہرنے کا ارادہ کیا اور ندی کے ایک جانب توہم دونون نے قیام کیا اور گھوڑی
سپلے پار گھاس چرتی تھی چنانچہ جب وہ اُس آگ جلانے مین مصروف تھا تو بندہ اونہین گھوڑون
کو تاکتا تھا جب آگ خوب جلنے لگی تو مین نے بھی چاہا کہ اپنے نوکر کے پاس پہونچکر آگ سے
اپنے ہاتھ پاون گرم کرون بلکہ اسی قصد سے اپنی جگہ سے اوٹھا لیکن آگ تک پہونچنے
نہ پایا تھا کہ ایک آواز دردناک کان مین پڑی اور اگرچہ شیر اوسوقت تڑپ رہا تھا لیکن
مجکو فوراً معلوم ہوگیا کہ یہ آواز درد انگیز میرے گھوڑے ساسن کی ہے اور یہ خیال گذرا
کہ افسوس ایسا معقول گھوڑا قیمتی شیر کے پنجے مین گرفتار ہوا غرضکہ ایک بندوق دونالی
ہاتھ مین لیکر شیر کی طرف جھپٹا اور خوب زور سے شور کر کے اور شیر سے دس گز کے فاصلے
پر پہونچکر اوسکا چہرہ تاک کر دونون نال اوسکے مُنہ پر چھوڑ دیے کہ اسمین وہ درندہ اپنے شکار
کو چھوڑ کر ایکبارگی اوچھلا اور ندی کے ناہموار کنارے پر جست کر کے آناً فاناً نظر سے غائب
ہوگیا اور میرا گھوڑا مجروح اجل کے مُنہ سے چھوٹ کر دوسری طرف بھاگا اور اوسوقت کہ رات
تھی اور ہُو کا عالم تھا ایسے زور سے چلایا کہ اوسکی آواز ہولناک سے تمام جنگل گونج اوٹھا
اور طرفہ ماجرا یہ سنئیے کہ مصرع ندی نالے سنے فرصت ایکدم کی * یعنے اوسیوقت دوسری سمت
سے آواز نالے کی پیہم کان مین پڑی اور معلوم ہوا کہ جو دوسرا گھوڑا میرا باقی رہگیا تھا اوسکی
بھی کم بختی آئی اوسوقت ہماری اور گھوڑے کے درمیان پچاس گز کا بھی فاصلہ نہ تھا اور دیکھا کہ
شیر نے مثل گربۂ مسکین کے پونہچکر گھوڑے کو اپنے قابو مین کر لیا ہے اور گھوڑا ہر چند
کہ چاہتا ہے کہ اوسکے پنجۂ خونخوار سے اپنے تئین چھوڑا دے لیکن کچھ اوسکا بس نہین
چلتا جس کسی نے حکایت موہکان کی پڑھی ہے اوسکو یاد ہوگا کہ اوس کتاب کی شروع مین
کیسا دلچسپ حال لکھا ہے جبکہ مسمی ہاک ائی نے اپنے تھوڑے سے ہمراہیون کے
ساتھ ایک غار مین جا کر پناہ لی تھی اور یکایک اسپ مجروح کے نالہ وزاری کی آواز اونکے کان مین
پڑی اور اگرچہ متوطنان عرب الہند اوسوقت موجود تھے اور یہ لوگ بہت معقولیت سے [illegible]

جانور اور آدمی کی آواز خوب پہچانتے ہتے اور اس فن مین مہارت کامل رکہتے تہے لیکن
تاہم جب آواز رونے کی انوکہی طرح سے اونکی گوش زد ہوئی تو وے لوگ کچہ حقیقت حال
اوس آواز کی بیان نکرسکے اور یہان پر اسقدر حال خارج از مقام لکہنے سے مطلب
یہ ہے تاکہ پڑہنے والون کو معلوم ہو کہ گہوڑون کے نالہ وزاری کی آواز کیسی عجیب وغریب
ہوتی ہے اور پہچاننا مشکل ہوتا ہے لیکن جب اپنے گہوڑون کے نالہ وزاری کی آواز
ہمارے کان مین پڑی تہی تو ہمکو مطلق شبہہ نہین ہوا کہ یہ آواز کس سبب سے ہے اور کس
جانور کی ہے اور اوسیوقت میرا نوکر بہی خوف زدہ ہوکر شور کر اوٹہا تہا کہ صاحب گہوڑون پر
آفت آئی پس اس صورت مین جانورون کے مجروح ہونے مین کچہ بہی احتمال نہ تہا اور
طرفہ ماجرا یہ کہ اوسوقت ہمارے پاس گولی موجود نہ تہی سو رات کے وقت تو بیچاری
سائس گہوڑی کی تلاش و تفتیش کرنا تخمینًا غارۃ تہا بلکہ اپنے واسطے بہی مقام خطرہ کا تہا اسلئے
سائس گہوڑی کو تو خدا کو سونپا کہ جو کچہ کارگذاران قضا و قدر نے اوسکی قسمت مین لکہا
ہو سو ہوا اور ہم دونون آدمی اس فکر مین ہوے کہ اب جسقدر رات باقی ہے
اپنی محافظت کی تدبیر سے غافل نرہین سو پہلے تو ندی کی تری مین ٹہہرنے کا ارادہ کیا تہا
لیکن جب گہوڑون پر یہ آفتین نازل ہوئین تو اونچے ٹیلے پر اوٹہ گئے اور وہان جاکر دو جگہہ
آگ روشن کردی اور بیچ مین ہم دونون بیٹہ کر تمام رات چوکی دیتے رہ گئے اور اوسوقت
ہمارے پاس گولی تو موجود نہ تہی مگر باروت بہت تہی سو تمام رات یہی شغل تہا کہ علی التواتر
خالی کارتوس بہر کر آواز کرتے تہے اوسوقت تو کسی گفتگو مین کاہے کو دل لگتا تہا مگر تاہم
جو آپس مین بات چیت کرتے تہے تو اپنی آواز اسقدر بلند کرکے بولتے تہے کہ آدمی ایسے
زور سے کم بولتے ہین اسواسطے تاکہ جانوران صحرائی خوف زدہ ہوکر پاس نہ آوین
مگر گرگ وشغال جو چارونطرف شور وغل مچاتے تہے اور شیر تڑپ اور گرج کر مردون کی
ہڈیان بلا خوف وخطر چباتے تہے تو اس سبب سے ہم لوگ بخوبی بات نکرنے پاتے تہے
جب آدہی رات ہوئی تو ماہتاب بہی ہمارا ساتہ چہوڑ کر مغرب مین جا چہپا اور چشم زدن
مین چارون طرف اندہیرا چہا گیا اور آگ جو جلتی تہی اوس سے چکاچوندہ معلوم ہونے

لگے اور خوب نظر نہ پڑتا تہا اور تہوڑی دیر سے ایسا سناٹا ہوگیا تہا کہ کہین پتا نہ کہڑکتا تہا
اور مین اس تصور مین تہا کہ یا الٰہی ایسے دشت پر خوف و خطر سے کس طرح نجات ہو اور آگ کی
روشنی جو تہوڑی بہت جگمگاتی تہی اوسمین مین نے دیکہا کہ واٹسن کی آنکہون سے آنسو
بہی جاتے ہین تو مجہے یہ خیال گذرا کہ واٹسن تو خود گریہ و زاری کر رہا ہے میری کیا مدد کریگا
غرض کہ اسی تصور مین بیٹہا تہا کہ یکایک پہر آفت نازل ہوی یعنے جانوران صحرائی نے ایکبارگی
ہمکو حلقے مین کر لیا اور سب ملکر با آواز بلند چلاّئے تب مجکو معلوم ہوا کہ جانورون نے آکر مجکو
اور واٹسن کو گہیر لیا ہے تو ہم دونون چوکنے ہوکر کہڑے ہوگئے اور پر چلتے ہوسے آگ
اوٹہا اوٹہا کر اونہین جانورون پر پہینکنے لگے چنانچہ ہماری تدبیر کارگر ہوئی اور جانوران
مذکورین فوراً ندی کی طرف ہٹ گئے اور پہر ہمکو نہین ستایا اور رات کے وقت برف بہی
خوب پڑی یہان تک کہ صبح کو اوٹہکر نالے مین جو دیکہا تو بہت ڈہیر برف جمی تہی اور شب کو
اگرچہ سوائے معمولی پوشاک کے اور کچہ میرے پاس اوڑہنے کو نہ تہا اور سایہ بہی
کسی طرح کا نہ تہا کہ شبنم سے حفاظت ہوتی لیکن باینہمہ بندے کو ذرا بہی سردی نہ معلوم ہوی
وجہ اوسکی یہ تہی کہ بندہ تو اپنے ہمراہیون سے علیحدہ ہوکر اور ملک ویرانے مین راہ بہول
کر ایک بیک شیرون کے جنگل مین آپہنسا تہا اور یہ امید کاہے کو تہی کہ پہر ساتہیون سے
کبہی ملاقات ہوگی چنانچہ اوسوقت تو یہ حال تہا کہ **مصرع** دل من داند و من دانم و داند دل من*
یعنے اوس آفت مین تو اپنی جان بچانے کی پڑی تہی سردی گرمی کا خیال کون کرے جب شب آخر
ہوی اور شعاع آفتاب طلوع خاور مین نظر آنے لگی تو ہمنے دیکہا کہ پانچ شیر اپنی شکارگاہ سے
جہان گہوڑون کو مارا تہا آہستہ آہستہ چلے جاتے ہین اور جب دن زیادہ چڑہا اور
آفتاب کی روشنی سے سب چیزین نظر پڑنے لگین تو مین نے دیکہا کہ ندی کے پہلے پار میرے
دونون گہوڑون کی لاشین پارہ پارہ کیے ہوے پڑے ہین اور جہان مین ٹہہر کر شب کیوقت
چوکیداری کرتا تہا وہان سے پچاس گز کا بہی فاصلہ نہوگا اور مین پیشتر ذکر کر چکا ہون کہ
میرے پاس گولی موجود نہ تہی لیکن دو چار آواز کے واسطے چہرہ البتہ پاس تہا سو مین نے
ارادہ کیا کہ یہان سے تہنکو کی بستی ساٹہہ کوس کے فاصلے پر ہوگی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ

سڑک اوسی طرف گئی ہے تو گاڑیون کی تلاش چھوڑ چھاڑ کر اسی راہ سے تنبکو کی طرف چلا چاہیے
لیکن اشتہا بدرجہ اتم غالب تھی اور کچھ کہانے پینے کو پاس نہ تھا مگر بیچاری چاچا کا گھوڑی کو
کہ دانس کے سواری کا تھا شیرون نے مار ڈالا تھا اوسیکا ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ کر کچھ گرسنگی
رفع کی اور زین و لگام ایک بہیر سیے کی ماندین کہ نزدیک تھی چھپا کر دریای ارنیج کی طرف روانہ
ہوسے لیکن اوس دریای کلان تک پہونچنی کی امید مطلق نہ تھی کسواسطے کہ اول تو جانوران
صحرائی درندے بکثرت تھی اور دوم یہ کہ راہ معلوم نہ تھی غرضکہ ایک میل بہی نہ گیے ہونگے
کہ سڑک کا نشان تو بالکل مفقود ہوا اور ہم سخت حیران ہوسے کہ اب کیا کرین قریب ایک گھنٹہ
تک ہمنے ایدہر اودہر راہ ڈھونڈ ہی لیکن جب کچھ پتا نہ لگا تو مایوس ہوکر ایسی تلاش سے
درگذری اور جب کوئی امید باقی نرہے تو یہ منصوبہ کیا کہ خود ایسی تجویز کرین جسمین جلد اپنی
بستی مین پہونچین اور اوپر بندہ کوہ ہای مسطح کا ذکر لکہ آیا ہے چنانچہ اونہین پہاڑون کے دیکھنے
سے معلوم ہوا کہ یہان سے ہماری بستی صاف دکھن کی طرف ہے القصہ دو تین گھنٹے
تک برابر چپ چاپ تیز گام سمت جنوب سے چلے گیے اور تب یکایک ہم دونون شخصون کو دور
سے گاڑی کی لیک نظر پڑی اور معلوم ہوا کہ اسی راہ سے گاڑیان آیا جایا کرتی ہین اور بعد ازان
ثابت ہوا کہ ہم اسی سڑک کی تلاش اسقدر حیران و سرگردان ہوئیے ہین اوسوقت تو بندے کو
کمال خوشی حاصل ہوی اور حقیقت تو یہ ہے کہ قدر عافیت آن کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار
آید جو لوگ ایسی آفتون مین گرفتار ہوسے ہین اور ہر چند کہ جہد و سعی کرتے ہین لیکن اپنی
منزل مقصود پر نہین پونہچتے اور بعد دواد وش بسیار جب اونکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز
دہلی دور ست تو اوسوقت کیا ہی رنج دل پر گذرتا ہے مگر جب آرزو برآتی ہے تو ایسی خوشی
حاصل ہوتی ہے کہ اوسکی قدر اور کوئی کیا جانے مثل مشہور جسکے پاون نجاسے بوائی
وہ کیا جانے پیر پرائی غرضکہ یہ گمراہ جب راہ پر پونہچا تو نہایت صدق دل سے سجدۂ شکر
حق تعالی کی جناب مین ادا کیا اور کہا کہ تو ہی ایسا ہے کہ ہم لوگون کے حال تباہ پر رحم
کرکے ایسی آفت سے نجات بخشی القصہ تقویت پاکر شادان و فرحان اوسی سڑک پر
گام زن ہوسے اور شام کو پانچ بجے تک اپنے قافلے مین پھر داخل ہوگئے یعنے

پینتیس ۳۵ گھنٹے تک ہم اونسے علیحدہ تہے اور اس عرصے مین خواب و خور دونو حرام تہا بلکہ جو تہوڑا سا گوشت گہوڑے کا کباب کر کے کہانے کا ارادہ کیا تہا سو وہ ایسا سخت تہا اور راہ مین بو ہی سن اور اور مکروہ چیزون کی ایسی نقص معلوم ہوی تہی کہ باوجود گرسنگی کمال کے کہایا گیا فقط

داستان پنجم ۵ وارد ہونا قافلے کا کنارے پر دجلہ بلوم اسپرٹ سے اور آمادہ ہونا وہانکے باشندون کا واسطے مقابلے کے اور بعد عبور قالس ندی سے پہونچنا کنلاک صاحب کا دریای دال کے کنارے پر کہ وہان ولندیزیون نے صاحب موصوف کے قافلے کو عبور کرنے سے مزاحمت کی تہی لیکن بعد ازان مصالحت ہوئی اور طرفین سے تواضع اکل و شرب کی ظہور مین آئی

جب ہین اپنے قافلے مین پہونچا تو دیکہا کہ بلوم اسپرٹ نامی ایک چہوٹی سی ندی ہے اوسی کے کنارے پر میرے ساتہیون نے ڈیرہ کیا ہی اور وہان سے چند ولندیزی خانہ بدوش کی بستی قریب ہے چنانچہ جب مین اپنے ہمراہیون کے زمرے مین پہونچا تہا اور اون ولندیزیون نے میرے گمراہ ہونے کی خبر سنی تہی تو از راہ مہربانی دسے لوگ خود اس پر مستعد ہوے تہے کہ ہم اونکی یعنے بندے کی تلاش و جستجو کرینگے اور اونکی زبانی معلوم ہوا کہ جس جنگل مین چوتہی تاریخ کی رات مین نے بسر کی وہان شیر و چیتے بکثرت رہتے ہین اور اونہون نے مجہسے یہ بہی کہا کہ جب راہ سے تم اور رہنسن اوس جنگل مین گئے تہے اور وہان تمام سات سلاح بند ہو کر پاسبانی کی اوسی راہ سے حال مین چند ولندیزی دہقانی اونہین جانورون کا شکار کرنے گئے ہین جب یہ حال معلوم ہوا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ اسی سبب سے جو سڑک ہمکو ملی تہی سو صرف ندی کے کنارے تک تہی اور بعد ازان اوسکا کچہ پتا نشان نہ ملتا تہا اور جب اوس کمبخت مقام مین ہم اور ولسن دونون گہوڑون پر سوار چلے جاتے تہے تو دیکہا تہا کہ تخمینا دو تین سو گز کے فاصلے پر ایک بڑا جانور اچہلتا ہوا اوسی طرف چلا جاتا ہے جدہر ہم دونون جاتے تہے مگر چونکہ چاندنی جہلملاتی تہی اور صاف نہ تہی تو معلوم نہوا کہ کون جانور ہے صرف اسیقدر دریافت ہوا کہ جسطرح

ہم جاتے تہے اوسیطرف وہ بہی جاتا تہا شاید یہ دیوانہ ہو تہا اور یا شاید شیر تہا کہ گہوڑون پر پیچہے سے حملہ آور ہوکر اونکا کام تمام کیا اور اس مقام میں جو شیرون کا ذکر ہے تو ایک اور حال بہی یہان لکہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ماہ ستمبر مین میرے دوست تامسن صاحب کتون کو ساتہ لیکے کیمپ کی طرف انگریزون کی بستی کو جاتے تہے چنانچہ اسی چپقلش مین گرفتار ہو گئے تہے کہ بمشکل کتون کی جان بچی حال اوسکا اس طرز پر ہے کہ تامسن صاحب اپنی بندوقین چہرے بہر کر اور دو شکاری کتون کو ساتہ لیکر گاریون سے علیحدہ ہوئے تاکہ کوئی نفیس خوش ذایقہ جانور شکار کرکے کہانے کے واسطے لے آوین سو دونون کتے تو اسکے آگے شکار کے تلاش مین چلے جاتے تہے اور تامس صاحب پیچہے تہے رفتہ رفتہ ناگہان ایک ایسے مقام پر پوہنچے کہ وہان سے چند گز کے فاصلے پر ایک جہیل تہی اور اوس مین سینوار اور نرکل وغیرہ بہت جما تہا اور اس قسم کی جہیلین جابجا دریای وال کے میدان مین دکہلائی دیتے ہین چنانچہ کتے تو نرکل کی جہاری کے کنارے پر پوہنچ گئے اور تامس صاحب نے دیکہا کہ جہاڑی کے اندر سے کوئی جانور اپنی آنکہین لال کیے ہوئے تاک رہا ہے تامسن صاحب سمجہے کہ تیندوا ہی اور اوسکی سر کا نشانہ تاک کر اپنی شکاری بندوق چلائی مگر اوس جانور نے ذرا بہی حرکت نہ کی اور تامس صاحب کو جب معلوم ہوا کہ زخم کاری بیٹہا تو اونہون نے ارادہ کیا کہ اس گربۂ مسکین کو جہاڑی کے اندر سے نکال کر باہر کیا چاہیے لیکن وہ اسقدر بہاری تہا کہ تامس صاحب کہینچ نہ سکی قضاکار دو ایک ہاٹن ٹاٹ تہوڑی دیر مین وارد ہوی اور اوس جانور کو کہینچ لائی تب معلوم ہوا کہ شیر ببر کا بچہ ہے اور ابہی خوب جوان نہین ہوا اور آگے ہم لکہہ چکے ہین کہ ولندیزی قزاقون نے آکر ہمکو دہمکایا تہا اور مسمی ڈی ببر کا ارادہ یہ تہا کہ ہملوگون کے قافلہ پر یورش کرے لیکن نہ معلوم کیا سمجہ کر باز رہا اور اسکی خبر عامل کے پاس کہلا بہیجی چنانچہ جو قاصد یہ حال کہنے جاتا تہا وہ جب بلوم اسپریٹ ندی کے کنارے پر پوہنچا تو معلوم ہوتا ہے کہ اوسی نے یہان کے باشندون سے ہملوگون کے قریب پوہنچنے کا حال کہا کہ خبردار فلان فلان اسطرف آتے ہین تم لوگ ہوشیار

ہو اور اس سبب سے جس طرح اونکے بہائی برادری کہ دریای دبت کے کنارے پر
سکونت رکہتے تہے خوف زدہ ہوگئے تہے اوسیطرح باشندگان کنارہ دریای بلوم
اسپریٹ بہی ڈر گئے اور جب دور سے دیکہا کہ ہماری گاڑیان آتی ہین تو مسلح ہوکر اور
مسمی فیلڈ کاربٹ کو اپنا افسر مقرر کرکے ہملوگون سے مقابلہ کرنیکو روانہ ہوے لیکن اثنار
راہ مین ایک انگریز سوداگر ساکن شہر کریہم سے اور اونسے ملاقات ہوی اور سوداگر
مذکور نے اونکو خوبی سمجہا دیا کہ یہ بیچارے تین انگریز واسطے تبدیل آب و ہوا کے
ہندوستان سے آے ہین اور مسافرت اسواسطے اختیار کی ہے تاکہ تفریح طبع ہو
اور مزاج اعتدال پر آوے القصہ سوداگر مذکور نے ایسی خوش تقریری سے یہ حال
بیان کیا کہ سکنای کنارہ دجلہ بلوم اسپریٹ اپنی اپنی بندوق پیچہے چہوڑکر ہملوگون کی ملاقات
کے واسطے آئی اور ہم لوگون نے ایک نا سدا فی اور ایک پیالہ فرانسیسی براندی شراب اونکے
نذر کیا اور تب مصالحت ہوگی روز دوم بلوم اسپریٹ ندی کے کنارے سے روانہ
ہوے تو پہاڑ کے اوپر چڑہنا پڑا اور جو دیکہا تو معلوم ہوا کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر
اسطرح پر سے واقع ہے گویا مدور زینہ سبنے ہین اور ابہی تک تو میدان مین ہم لوگ
برابر چلے آے تہے کہ صورت تفریح کی کچہ بہی نظر آ ئی تہی لیکن اب پہاڑ ون پر جو چڑہائی
ہوی تو ایسا معقول خوشنما جنگل درختونکا ملا کہ جسکے دیکہنے سے آنکہون کو طراوت اور
طبیعت کو فرحت بہم پونہچی اور اون پہاڑ ون پر سے اوتر کر فالس ندی پر پونہچے تو دیکہا
کہ ایک خاندان ولندیزی کے لڑکے بالے زن و مرد سب اوسی ندی کے کنارے رہتے
ہین اور بنام بوتہا مشہور ہین اور انہین لوگون کے درمیان مین ایک بیچارہ غریب اسکاٹلنڈ کا
رہنے والا بہی اپنی اوقات بسر کرتا ہے اور نام اوسکا لیونگسٹن ہے اور اگرچہ ملک بیگانہ
مین اور جاہل اور ناتربیت یافتہ لوگون کے ساتہ وہ اپنے دن کاٹتا ہے لیکن تا ہم جو اوصاف
حمیدہ و اطوار پسندیدہ اہل اسکے ملک کے رہنے والون مین پاے جاتے ہین سو سب
اوسمین موجود ہین اور ۔۔ یار آشنا کے ساتہ جو صحبت رہتی ہے اونکے پیرایون
سے مسمی لیونگسٹن مذکور بالکل مبرا ہے ۔۔ قبل ازین مذکور ہو چکا ہے کہ قریب تہا کہ

درمیان ہمارے اور باشندگان کنارہ دجلہ بلوم اسپریٹ کے لڑائی ہوجاوے لیکن اتفاق
حسنہ سے ایک انگریزی سوداگر ساکن شہر گریہم کا اوسوقت وارد ہوا اور اوس نے خوش تقریری
سے محاربہ کی تکلیفات سے ہملوگون کو محفوظ رکہا چنانچہ فالس ندی کے کنارے پر جو سوداگر
مذکور سے اور ہم لوگون سے ملاقات ہوی تو بار ثانی دوسری طرح کا مطلب اوس سے
نکلا یعنے بہیڑی بکری کا گلہ جو ہمارے پاس تہا سو بہت کم ہوگیا تہا اور ہمکو مناسب تہا کہ
اور کچہ بہیڑی بکری بہم پہنچا دین چنانچہ جس قدر ہمکو مطلوب تہین اوسی سوداگر سے لے لین
اور زرقیمت کے واسطے ہنڈی لکہدی کہ شہر گریہم مین اوسکا روپیہ وصول کرلیوے فقط
فالس ندی سے جو پار اوترے تو دیکہا کہ جہان تک نگاہ جاتی تہی ایک کفدست میدان نظر
پڑتا تہا کہ نہ کہین درخت تہا نہ پانی تہا اور اوسی بیابان مین ہم لوگون کو چلنا پڑا رفتہ رفتہ
چند نشان تازہ شیر کے قدم کے دکہائی دیے تو ہمنے آٹہوین تاریخ کو تیسرے پہر کیوقت
بہ نسبت معمول کے جلد مقام کیا تاکہ جانورون کی حفاظت کیواسطے ایک احاطہ بنالین
اور بمشکل ایک احاطہ بنا تو اوسی احاطہ مین بیل گہوڑا بہیڑی بکری سبہون کو بہردیا اور
ان سب جانورون نے رات بہر اوس احاطہ مین ایسی کہٹ پٹ مچائی کہ قافلے بہر مین
کوئی سونے نپایا اور تمام شب پاسبانی مین بسر ہوگئی جب صبح قریب ہوی تو جانوران
صحرائی کا خوف بالکل رفع ہوا مگر دوسرے روز یہان آتش درکاسہ وہمان بادہ در جام
بود یعنے مثل روز سابق کے اوسی طرح دشت ویرانہ مین بادیہ پیمائی کرنا پڑی جب شام
ہوی تو ایک ندی کے کنارے پر شیر کے قدم کا نشان تازہ نظر پڑا اور معلوم ہوا کہ شام
کے وقت حضرت سے اور ٹامسن صاحب سے یکایک ملاقات بہی ہوگئی تہی اور صاحب
موصوف نے دیکہا تہا کہ چند گیدڑ بطور نقیب کے آگے آگے جاتے ہین اور حضرت
پیچہے ہین مگر ٹامسن صاحب اوسوقت تن تنہا تہے اسلیے شاہ بیابان کو چہیڑنا مناسب
نہ سمجہا بارہوین جولائی کو ہملوگ دریای وال پر پہونچے دیکہا کہ یہہ دریا بڑا عظیم الشان
ہے حال اسکا اس طرز پر ہے کہ خلیج ڈیلاگوا سے جانب مغرب تخمیناً پچیس کوس کے
فاصلے پر اسکا منفذ ہے کہ وہین سے یہہ دریا نکلا ہے اور کیا میڈڈارپ جو یادرکہون

کا شہر ہے اوسکے چند میل جانب جنوب دریای ارج مین ملا ہے اور یہ سنگم عرض بلد شمالی سے
اٹھائیس ۲۸ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ کہن سکے طرف ہے چنانچہ چند منٹ گذرے تھے کہ ہم لوگ
دریای جوال کے کنارے پر اوترکر دم لیتے تھے اس عرصے مین چند دہقانی ہمارے
پاس آکر گستاخانہ پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو اور کہان سے آتے ہو اور کدہر جاؤگے
اس سے ہملوگون کو معلوم ہوا کہ اب جو آگے بڑھینگے تو کسی زبردست غنیم سے
مقابلہ کرنا پڑیگا کہ ایسا مقابلہ ابھی تک کسی سے نہین ہوا چنانچہ پیچھے سے ہملوگون کو معلوم ہوا
کہ یہ تصور غلط نہ تھا حال اوسکا اس طرز پر ہے کہ دوسرے روز علی الصباح دو ولندیزی گھوڑون
پر سوار ہمارے قافلے مین آئے اور بعد صاحب سلامت کی اونہون نے بیان کیا کہ دیوٹولا
قوم زولا سے جنگ و جدال درپیش ہے اور چند لوگ اوسنے لڑنے گئے ہین سو چند ہفتے
سے اونکی خبر کچہ معلوم نہین ہوئی اسلئے ہم لوگون کو تاکید بلیغ ہے کہ کوئی گاڑی دریای ال
سے پار اوترنے نپاوے جب ہملوگون نے یہہ سنا تو دانشمندی کر کر ایک شیشہ برانڈی شراب بھی اونکی
تواضع کی چنانچہ جو ظن فاسد اونکو ہماری جانب تھا سو بالکل دفع ہوا اور ہم لوگون نے اونکو سمجھا دیا کہ اسباب تجارت کا جو ہملوگ
ہمراہ لے چلے تھے سو کم ہوتا چلا ہے اور اگر احیانا یہان زیادہ توقف ہوگا تو اتنی دور دراز
سفر کے اختیار کرنے سے جو ہمارا اصل مطلب ہے سو حاصل نہوگا پس ایسے وقت مین تم کیا
صلاح دیتے ہو اونہون نے کہا کہ یہان سے بیس ۲۰ کوس کے فاصلے پر مسمی دی کلرک
رہتا ہے اوسی سے دریا پار اوترنے کی اجازت طلب کرو اور اگر اجازت دیوے
تو مضایقہ نہین پار اوترو اور ہم لوگ بہی خطوط سعی کے اوسکے نام لکھدیتے ہین اور ایک
رہبر ساتہ کردیتے ہین کہ اوس حاکم کے مکان کا پتا بتلا دیوے الغرض یہ تجویز ٹہری کہ
کہ فنس جرلد صاحب ایک جنگلی ہاٹن ٹاٹ کو رہنمائی کے واسطے ساتہ لیکر دوسرے روز اوس
عامل کے مکان پر جائین پس دونون ولندیزی مہمانون کی شراب سے خوب تواضع کی
باہم خوب خلا ملا ہوگیا لیکن ہمنے دیکہا کہ جسقدر وے شراب پیتے ہین اوسیقدر اونکا
مزید ارتباط ہم لوگون کو موجب تکلیف کا ہوتا ہے یہان تک کہ اون مہمانون سے
ہاتہ چہوڑانا مشکل ہوا جب وے لوگ چلے گئے تو ہم اور ٹامسن صاحب دو سوار دن کو

ہمراہ ایک شکار کھیلنے گئے اور تھوڑی ہی دیر میں ایک بڑا غول جنگلی گھوڑوں کا نظر پڑا تو یار و
گھنٹہ ہی تک راہو گا کہ وہ گھوڑوں کو بندے نے اپنا گھوڑا دوڑا کر گرفتار کیا بعد ازاں ایک متوالی
جوڑا اشتر مرغ کا نظر پڑا اور آدہ گھنٹہ سے زیادہ بندے نے اونکا تعاقب کیا لیکن جو فاصلہ
درمیان میرے اور اونکے تھا اوس میں سے ایک گز بھی قریب نہوا تو لاچار مایوس ہو کر
اونکے شکار سے درگذرا اور پھر اپنے قافلے میں آملا درحقیقت حضرت ایوب پیغمبر نے سچ کہا ہے
فرد اوڑتا ہے جسگھڑی وہ شتر مرغ چرخ پر ... قدر سوار و اسپ کرتا نہیں نظر ... روز دوم
قبل از طلوع آفتاب دریای وال سے اوس پار چند بندوقیں سر ہوئیں تو بندہ کہ خواب
غفلت میں بیخبر سوتا تھا بندوقوں کی آواز سنکر یکبارگی اوٹھ بیٹھا اور سخت حیران ہوا کہ یا الٰہی
یہ بندوقیں کہاں چھوٹتی ہیں غرضکہ بستر سے پھنکر میں نے چاہا کہ اپنے آدمیوں کو جگاؤں
استین ایک گاڑی بان نے مجھ سے آکر کہا کہ کچھ اندیشہ مت کرو جو لوگ قوم زدلا سے لڑنیکے
واسطے گئے تھے وے لوگ بخیر و عافیت تمام مراجعت کر کے لوٹ آئے ہیں اس سے لیے
یہ شاید اونکی سلامی کے واسطے سر ہوتی ہے چند ساعت بعد میں نے دیکھا کہ کئی گاڑیاں
لوٹ کر اپنے اپنے گھر کی طرف جاتی ہیں چنانچہ چند لوگوں نے آکر ہمارے ڈیرے کے پاس
مقام کیا اور اونہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ تخمیناً بیس منزل تک گئے اور چند کافران سرخ رنگ
سے کہ اونکا وہم و خیال کچھ بھی نہ تھا مقابلہ ہوا اور اونکی زبانی معلوم ہوا کہ شرق و شمال
کے گوشے میں ایک جوانمرد قوم رہتے ہیں اونسے اور مسمی موسلکات شاہ زدلا سے
جنگ و جدل درپیش ہوئی اور چند مہینے گذرے کہ موسلکات اپنے بیٹے سمیت مارا گیا
معلوم نہیں کہ یہ بیان سچ ہے یا غلط صحت اسکی پیچھے سے ہوگی لیکن حقیقت امر یہ ہے
کہ ولندیزی لوگ دو سو کوس تک زدلاؤں کے ملک میں بارادہ جنگ گئے مگر کہیں بھیڑ بکری
گائے بیل کا بھی سراغ نہ ملا تو غنیم سے مقابلہ کرنے کا مذکور کیا ہے صرف ولندیزیوں
کے لشکرگاہ سے آنڈون کی راہ پر ایک پرانا سا جھونپڑا نظر پڑا تھا اور اوسی میں تھوڑے
بہت زدولا رہتے تھے سو ولندیزیوں نے اون لوگوں کو اپنی بندوقوں سے ملک عدم
کا رستہ تبلادیا پس ان وجوہات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاہ موسلکات مارا گیا

ہوگا کسواسطے کہ اگر زندہ ہوتا تو ولندیزیون سے ضرور مقابلہ کرتا اور بالفرض کہ شاہ موسلکات
زندہ تہا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے ساتھیون سمیت ایسی شکست فاحش اوٹہائی
ہے کہ جو ولندیزی خانہ بدوش مستاجر دریای دال کے گرد و پیش بود و باش کرتے ہین اونکو
پہر کبھی تنگ نکرسکیگا ٭ ولندیزی دہقانیون کو یقین کلی تہا کہ موسلکات مار اگیا بظاہر اری
اونہون نے اوسکا مارا جانا تسلیم کر لیا تہا کسواسطے کہ وے یہ سمجھتے تہے کہ قوم زولا وسے
لڑنے مین کچہ فائدہ نہین ہم لوگ کبہی کامیاب نہونگے اوسے لڑنا عبث ہے اور اسی
سبب سے جب ولندیزیون نے سنا کہ موسلکات بادشاہ مار اگیا تو وے لوگ بہت خوش
ہوے اور کہا کہ یہ خبر غلط ہو یا صحیح مگر اب تو ہملوگون کو اپنے اپنے گہر لوٹ جانے کا
حیلہ ملا ہے اور اسی وجہ سے پہر آئے اوئین لی دیکہا کہ ولندیزیون کی ایک گاری کے
پیچہے پیچہے ایک جنگلی ہاٹن ٹاٹ اور چند کافر زن و مرد چلے جاتے ہین تو قیاسًا مجکو معلوم
ہوا کہ بیچارون کو جلا وطن کرکے اسواسطے لے جاتے ہین کہ عمر بہر اپنا غلام بناوین اور
دریای دال کے کنارے پر ولندیزی خانہ بدوش کا افسر مسمی ہنری پاٹ جیٹر ہے اور یہ متہور
ایسا جوانمرد اور فن سپاہگری مین ایسا اوستاد ہے اور جن جاہلون سے اوسکو کام رہتا ہے
اونکی خوبو سے اسقدر واقفیت رکہتا ہے کہ لائق افسری کے ہے اور ولندیزیون کا
دو فرقہ تہا یعنی ایک فرقہ کا افسر مسمی ہنری پاٹ جیٹر ہے کہ اوسکا مذکور ہو چکا اور دوسرے
فرقہ عظیم کے لوگ نیٹال بندر مین رہتے ہین اور اونکا سردار پیری ٹوری اس ہے اور
جب سے مسمی دلکاوان شکست فاحش اوٹہا کر مار اگیا اور اوسکے ہمراہیون پر تباہی آئی
تب سے مسمی پیری ٹوری اس مسطور اس فکر مین رہتا ہے کہ اپنی جاہ و حشمت زیادہ کرے اور
اس ملک مین سبہون پر اپنا رعب غالب رکہے اور مدت سے اوسکو یہ حوصلہ ہے کہ
مسمی پاٹ جیٹر کو اوسکی رعایا سمیت اپنے قابو مین لاکر مطیع اور فرمان بردار کیا چاہیے
بلکہ اسی نظر سے درینولا پیری ٹوری اس مسطور نے مسمی دی کلرک کو متصل بستی دریای
دال کے اپنا نایب مقرر کر دیا ہے تاکہ پاٹ جیٹر کے طرف جو لوگ ذی جاہ اور صاحب اختیار
ہین اونکو ڈی کلرک کے ذریعہ سے اپنی طرف ملا لیوے اور راج کی صبح کو اوسی ڈی کلرک

حاکم کے پاس فٹس جیرلڈ صاحب نے ارادہ جانے کا کیا تہا کہ اوسکے پاس جا کر دریای وال سے
پار اوترنے کی اجازت طلب کرین لیکن جب ولندیزیون کی فوج زولاون کے ملک مین
سے یک بیک واپس آئے تو فٹس جیرلڈ صاحب کا وہ ارادہ فسخ ہوا اور یہ صلاح ٹہری کہ مسمی
پاٹ جیٹر مسطور کے خدمت مین دو ایک شخص کو بہیجنا مناسب ہے الغرض ولندیزی خانہ بدوش کا مقام
صدر جو موی ندی کے کنارے پر ہے وہین ٹامسن صاحب اور فٹس جیرلڈ صاحب فوراً سوار ہوکر
اور وال ندی سے پار اوتر گئے کسواسطے کہ مردمان جریدہ کو دریای وال سے پار اوترنے
کی ممانعت نہ تہی یہ امتناع صرف گاڑیون کے بہ نسبت تہا اور اونکے جانے سے تیسرے
روز اونکا خط بندے کے نام پونہچا اور اوسی خط مین پروانہ اس مضمون کا ملفوف تہا کہ جمیع
مردمان قافلہ گاڑی سمیت بلا ادای محصول دریای وال سے پار اوترین بمجرد ورود اس
پروانے کے بندہ فوراً دریای مسطور سے پار اوتر کر ٹامسن صاحب و فٹس جیرلڈ صاحب کے
پاس جا پونہچا اور حال اونکا اس طرز پر ہے کہ جب صاحبان موصوف ولندیزیون کے
لشکرگاہ مین یک بیک وارد ہوے تہے تو جمیع دہقانیان خانہ بدوش نہایت خوف زدہ
ہو گئے کسواسطے کہ اونہون نے افواہ سنا تہا کہ پانچ ہزار انگریز بنٹل کی لشکرگاہ مین آکر داخل
ہوے ہین اور ارادہ یورش کا رکہتے ہین اور فٹس جیرلڈ صاحب اور ٹامسن صاحب کو
سمجہے کہ یہہ صاحب اوسی انگریزی لشکر کے ہراول ہین اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب فٹس جیرلڈ صاحب
ولندیزیون کی لشکرگاہ مین جانے لگے تہے تو اپنی سرخ کرتی شکاری فوق البحر کی پہن لی
تہی اور چونکہ دہقانیان ٹیک ولندیزی افریقہ جنوبی کی بہت سیدہی ہوتی ہین تو اونہون نے
جب فٹس جیرلڈ صاحب کو سرخ کرتی پہنے دیکہا تو شاید یہی سمجہے کہ لڑائی کیواسطے آئے ہین
یا شاید اور کسی وجہ سے ڈر گئے ہون کہ جسکا حال معلوم نہین مگر حقیقت تو یہ ہے کہ جب فٹس جیرلڈ صاحب
اور ٹامسن صاحب ولندیزیون کے لشکر مین پہونچے تو جو اونکا افسر بہت جوانمرد تہا سو مکان کے
اندر گہس کر دیوارون کے رخنون اور جہروکہون سے دیکہنے لگا کہ یہہ دونون ستنے
مہمان کون ہین اور کسواسطے آئے ہین یہان تک کہ جب بات زیادہ گئی اور ولندیزی افسر کا
خوف کسیقدر کم ہوا تب وسنے اون دونون صاحبون کو اپنے روبرو طلب کیا اور پوچہا

کہ تم لوگ کسواسطے آتے ہو چنانچہ جو دستاویزین وسے دونون صاحب اپنے ساتہ لیگئے تہے سو پیش کئین اور اپنا نام ونشان بہی بتلادیا اور سبب اپنی مسافرت اختیار کرنے کا بالکل کہہ سنایا مگر افسر مذکور کو ان باتون کا یقین نہوا اور تبسم کرکے کہنے لگا کہ اچہا کل کے روز معاملہ تمہارا کونسل مین پیش ہوگا اور تب یہ بات سطے پاویگی کہ تم آگے جانے پاوگے یا نہین غرضکہ بعد اس گفتگو کے کہانا چنا گیا اور تامس صاحب اور فٹس جرلڈ صاحب حسب الطلب کہانے مین شریک ہوے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ یہہ دونون صاحب ولندیزیون کے نزدیک یار شاطر تو کیا تہے بلکہ بار خاطر تہے اس وجہ سے اونہون نے کہانا کچہ خاطرداری کا نہ پایا اور بعد فراغت از طعام جب رخصت ہوکر خوابگاہ کی طرف گئے تو وہان کا احوال زیادہ بدتر دیکہا اصل حقیقت تو یہ ہے کہ ولندیزیون کا مزاج شکی ہوتا ہے اور انگریزون کے ساتہ اونکو عداوت قلبی ہوتی ہے تو جب فٹس جرلڈ صاحب اور تامس صاحب اونکے لشکر مین پہونچے تو اونکو ابتدا ہی سے یہ تصور بندہا کہ جو انگریزون کی بستی اس ملک کیپ مین واقع ہے اور وہان جو حاکم رہتا ہے اوسی حاکم کے فرمانے کے مطابق یہ لوگ ہمارا حال دریافت کرنے آتے ہین اور یہ تحقیقات کیا چاہتے ہین کہ ہم لوگون کے درمیان مین کسی نوع سے تجارت غلامون کی جائی ہے یا نہین اور جب اونکو یہ تصور بندہا تو کیا عجب ہے اگر اونہون نے اپنے مہمانون کی خاطرداری نہ کی اور اونکا قول وفعل قابل اعتبار نہ سمجہا دوسرے روز کہ ماہ جولائی کی سولہوین تاریخ تہی ارباب کونسل مجتمع ہوے اور باہم مشورہ کرنے لگے کہ آیا یہہ انگریز آگے جانے پاوین یا نہین مگر کوئی کچہ کہتا تہا اور کوئی کچہ صلاح دیتا تہا غرضکہ اتفاق رای نہوتی تہی یہانتک کہ دو روز اسی غور ومباحثہ مین گذر گئے اور کوئی بات منقح نہوی حتی کہ اٹہارہوین تاریخ کی شام کو ہمارا معاملہ فیصل ہوا اور ہماری مراد برآئی یعنے ہم لوگون کو اجازت آگے جانے کی ہوی لیکن حاکم افسر کے بہائی اور بیٹے کو کہ دونون بڑے قوی ہیکل جوان تہے ہمارے ساتہ کردیا اور اون دونون شخصون کو اصحاب مجلس نے تجویز کرکے بظاہر داری رہنمائی کے واسطے ہمراہ کیا لیکن اصل غرض اونکی یہ تہی کہ ہمارے ساتہ جاکر دریافت کرین کہ درحقیقت ہم لوگ

کون ہین اور اسقدر مسافرت دور و دراز کسواسطے اختیار کی ہے القصہ جبر آخر ولندیزیون نے
ہم لوگون کو اجازت آگے جانے کی دی مگر کس صورت مین کہ ہمارے بیان کو غلط سمجہا اور یہ تصور
کیا کہ ہم لوگ کیپ کے گورنمنٹ انگریزی سے متعلق ہین اور دہقانیان خانہ بدوش اوس
سرکار کے امورات مین مداخلت نکر سکتے تہے قصہ کوتاہ ہم لوگون کی مرضی موافق جملہ معاملہ طے
ہوا اور تب ہمارا ارادہ مصمم یہ ہوا کہ دوشنبہ کو پہر منازل پیمائی اختیار کرین اور اشارات سے
معلوم ہوا کہ ولندیزیون کو یہ امید تہی کہ ایک مہینے کے عرصے مین ہم لوگ پہر پلٹ آوینگے
اونیسوین تاریخ کو یکشنبہ تہا اور سنیچر کے روز ہم لوگون نے چند اشخاص یعنے حاکم افسر اور
اوسکے بہائی مسمی کوبس اور دو ایک اور صاحبون کے منجملہ اصحاب کونسل کے تواضع کی
تہی کہانے کے وقت علاوہ اون صاحبون کے پانچ چہ آدمی بلا طلب اور موجود ہوے
اور منجملہ اون اشخاص غیر مدعو کے ایک صاحب ایسے تہے کہ جنکی صورت شباہت کچہ بہی نہی
لیکن دو ایک حرکتین ایسی عجیب و غریب انسے سرزد ہوتین کہ قابل لکہنے کے ہین ایک تو یہ
کہ گوشت کہانے کا جو کانٹا تہا اوسکو آپ نے خلال بناکر دانت کہودنا شروع کیا اور دوسری
یہ کہ کن ٹوپ مین کہانا رکہکر آپ کہانے لگے اور یہ باتین ہم لوگون کے نزدیک خلاف سلیقہ
معلوم ہوتین لیکن حضرات ولندیزیون نے توان حرکات نامعقول کا کچہ بہی خیال نہ کیا اور اوپر
مذکور ہوچکا ہے کہ اسباب توشہ خانے کا ہم لوگون کے پاس کم ہوتا چلا تہا اس سبب سے
ہم اپنے مہمانون کی تواضع بخوبی نکر سکتے تہے لیکن تاہم اصحاب ولندیزی ہماری ضیافت سے
بہت خوش و خورم تہے اور ہم لوگون نے ایک حکمت کی تہی کہ بالکل کہانا ایکبارگی نہین چن
دیا تہا سو اونکا یہ حال تہا کہ جو چیز اونکے سامنے جاتی تہی اوسے فوراً چٹ کر جاتے تہے اور
کہتے تہے کہ واہ جو کہانا پہلے آیا تہا اوس سے بہی یہ زیادہ تر لذیذ ہے کہانے کے
وقت شکار کا تذکرہ تہا اور حال مین جو ولندیزی رولاون سے لڑنے
گئے تہے اوسکی بہی بات چیت ہوتی تہی اور اونہون نے صاف صاف کہدیا کہ جب
ہم لوگون نے مسمی موسلکات کی وفات کی خبر سنی تہی تو ہم لوگون کو ذرا بہی یقین نہوا تہا
کہ یہ خبر صحیح ہے اور مسمی موسلکات کہ بارہا ولندیزیون کے درمیان مین تاخت و تاراج

کرکے مال و اسباب اونکا غارت کرلے گیا تہا ولندیزی اوس سے عداوت قلبی رکہتے تہے
اور ڈرتے تہے اور اوسوقت تو ہزاروں طرح سے لعنت و نفرین اوسکے حق مین کرتے تہے
اور بددعا دیتے تہے مگر اونہون نے اپنی عیش و عشرت ترک کرنے اور گہربار چہوڑنے کا
سبب صرف مختصر بیان کیا اور حالانکہ ہم لوگ ولندیزی زبان کم سمجہتے تہے لیکن تاہم اونکی تقریر سے
اسقدر معلوم ہوا کہ جب تجارت غلامون کی یک قلم موقوف ہوی تو مقدم سبب اونکے یکبیک گہربار چہوڑنے
کا یہی ہوا جب دسترخوان اوٹہا تو چاہ قہوہ وحقہ آیا اور تب سرور مین آکر حاکم افسر نے ایک ظرافت
نامعقول ایسی کی کہ ہم لوگ تو کچہ بہی نہ سمجہے لیکن جو صاحب کہ ٹوپی دیے ہوے بیٹہے تہے
وے آپ ہی آپ سمجہ سمجہ کے بہت محظوظ و خوش ہوتے تہے القصہ اس ضیافت مین حقے
کا دہوان اسقدر زیادہ ہوا کہ ہمارے چہوٹے خیمے کی ہوا بالکل مکدر ہوگئی لیکن نو نہین بجنے پائے
تہے کہ ہمارے مہمان رخصت ہوے اور اس سے ہمکو بڑی خوشی حاصل ہوی اور ہم آسکے
لکہہ آتے ہین کہ مسمی شام ملک ملیا کا متوطن تہا اور اوسی کو اہتمام مطبخ کا سپرد تہا غرض کہ
اوسنے ایسی حسن لیاقت سے اپنا کام انجام دیا کہ جمیع مہمان نہایت محظوظ و خوش ہوگئے
اور حقیقت تو یہ ہے کہ مسمی کالب بالدرسٹن فن طباخی مین بہت مشہور و نامور ہوگیا ہے
اور کہانا پکانے مین ایسا یکتا تہا کہ اگر اوسکو باورچیون کا بادشاہ کہین تو بجا ہے لیکن اس
ضیافت مین تو سام نے طرح بطرح کے اطعمہ نفیسہ طیار کرنے مین ایسی دانشمندی ظاہر کی اور
ہنر ایسا دیکہلایا کہ اگر مسمی کالب بالدرسٹن موجود ہوتا تو وہ بہی شام کی شاگردی اختیار کرتا اور
سیکہہ جاتا واہ واہ ای شام باوفا تو نے خوب کام کیا اور ہزار شکر حق تعالی کی جناب مین کہ
تجہ ایسے ناتوان ضعیف کو اس سفر دشوار گذار مین جملہ آفات سے مصون و محفوظ رکہا اور
تیرے گہر کے لوگ تو تیرے واسطے پہلے ہی سے رو پیٹ بیٹہی ہین کہ سام مر گیا
لیکن اگر خدا چاہتا ہے تو اپنے عزیز و اقارب مین جا کر ملیگا + +

داستان ششم گذر ہونا اٹنلاک صاحب کا بیچ صحرای لق و دق آتش زدہ کے اور شکار کرنا شیر اور ایلینڈ کا اور وارد ہونا کافرستان کے پہاڑ پر اور شکار کرنا کرگدن کا اور مجتمع ہونا وحشی آدمیونکا

اور ہاتہیونکا شکار بیسوین تاریخ کو علی الصباح موی ندی پر کہ نہایت زور و شور سے روان
تہے ہم پار اوترنا پڑا اور اسکا نام موی اس سبب سے ہے کہ پانی اسکا بہت صاف ہے
جب ہم لوگ موی ندی سے پار اوترے تو ولندیزیون کا لشکر نظر سے غایب ہوا اور
آگے بڑہے تو دیکہا کہ سڑک تو خاک بہی نہین ہے مگر ایک گاڑی کی لیک اور چند بیلون
کے قدم کے نشان البتہ کچہ کچہ نظر پڑتے ہین عرضکہ اوسی رستے چل نکلے تو جس طرف نگاہ
جاتی تہی بڑے بڑے میدان عالیشان دکہلائی دیتے تہے اور پورب کے طرف جو خیال کیا
تو مدورہ نیلگون پہاڑ نمایان ہے کہ وہین سے دریای وال نکلا ہے اور باقی تین طرف
تو جہان تک نظر کام کرتی تہی میدان وسیع دکہلائی دیتا تہا اور گنبد فلکی اوسکی چادر تہا اور بالکل جنگل
بہیانک معلوم ہوتا تہا اور ان باتون سے وہ میدان گویا خوب خطرناک نہ تہا تو اسلئے ایک اور
ماجرا کہ موجب مزید وحشت کا ہو ظہور مین آیا تہا یعنے اس ملک پر اسنے مین جہان تک طایر
نظر نے پرواز کیا یہی معلوم ہوا کہ حال مین یہان آتش زدگی ہوی ہے کہ اوس سبب سے
بالکل خاک سیاہ ہوگیا روز دوم بوقت صبح جو اوس میدان وحشت انگیز سے روانہ ہوے تو
فی الجملہ درخت نظر پڑنے لگے اور دو دو چار چار اشجار از قسم ببول اوس ویرانہ آتش زدہ مین
جو جا بجا دکہلائی دینے لگے تو دل بریان کو کسی قدر تسکین ہوی لیکن آگے جو بڑہے تو وہی تباہی و
بربادی کی صورت سب طرف عیان تہی اور صاف آشکارا ہوگیا کہ وحشیان ملکشائی بڑے مفتری
و فتنہ پرداز ہوتے ہین اور جو ملک کہ دریای وال اور کوہستان کاشان کے بیچ مین واقع ہے
وہین غارتگری کرتے ہین سو یہ اونہین کی کارستانی ہے کہ بالکل گہاس مین آگ لگا دی ہے
اس لیئے کہ ہم لوگ آگے نہ بڑہین چوتہے روز کہ بادبان عزیمت کا بلند کرکے اس دریای
خاک سیاہ مین چلے جاتے تہے اتنے مین گاڑیون سے دو تین سو گز کے فاصلے پر
تین شیر اوسی میدان مین نظر پڑی تو جہٹ پٹ اپنے گہوڑون پر زین رکہکر اپنے دونو دوستونکو
ہمراہ لیکر بندہ بہی اونسے مقابلہ کرنے کے واسطے آگے بڑہا اور اپنے ولندیزی دوستون
کو بطور سیر شکار کے پیشوا کر لیا اور اون شیرون مین دو نو مادہ تہین اور ایک نر تہا چنانچہ اون دونون
نے جب ہمکو دیکہا تو باروت کی بو سے نفرت کہا کر کسی گہنی جہاڑی کا رستہ لیا مگر تیسرے

حضرت نرنے مقابلے سے مُنہ پہیرنا حقارت سمجھ کر بڑے کروفر سے چلنا شروع کیا اور آہستہ
آہستہ خرامان خرامان گن گن کر قدم رکہتے رکہتے ایک پہاڑ کے متصل ٹیلہ پر جا ٹہرے اور
وہان سے اپنے دشمنون کو للکارا کہ جس کسی کا ارادہ ہمپر حملہ کرنیکا ہو وے سو سامنے
آوے چنانچہ جب ہم لوگون کی طرف سے گولیان چلنے لگین تو حضرت نے بہت چاہا
کہ ہم لوگون پر یورش کرین لیکن ولندیزیون کے کتے ایسے معقول سکہلائے ہوے تہے
کہ حضرت کو ہم لوگون پر یورش کرنے کی فرصت ندی اور آپ اسی تہیہ مین تہے کہ اپنے تئین
سنبہال کر ایک مرتبہ جہپٹکو پنجہ مارنا چاہیے کہ اس اثنا مین ولندیزیون کے پاس جو لنبی
بندوق تہی اوس سے ایک گولی اونکی پسلی مین ایسی کاری لگی کہ بادشاہ ذیجاہ کی باتی پچ گئی
اور پہر ہم لوگون کا ستانا اونکے پنجۂ اختیار سے باہر ہوگیا تب تو خوب نیع یک جا کر سبہون نے
ملکر ایک باڑہ حضرت پر داغ دی کہ اس سبب سے جست کرنے سے بہی معذور ہوے بلکہ بلندی سے
پستی مین آکر ملک عدم کا رستہ لیا رنگ اِس شیر کا سیاہ تہا اور ملک افریقہ مین اگرچہ بڑے بڑے
شیر ہوتے ہین مگر یہ شیر بہی افریقہ کے شیرون کا ایک نمونہ اچہا تہا اور پیمایش مین سیاہ بہی گیارہ
فٹ یعنے قریب آٹہ ہاتہ کے لنبا تہا اور ہرنون کے درمیان مین ایک قسم کا ہرن ہے اور سب ہرنون
سے بہت بڑا اور بکمال خوبصورت ہوتا ہے چنانچہ اوسی روز اول مرتبہ وہ ہرن بہی دکہلائی
دیا اور ہم لوگون نے اپنی گاڑیون پر سے دیکہا کہ تہوڑی دور پر ہمارے قافلے کے سامنے
کچہ خاردار درخت بہم کر خوب سرسبز و شاداب ہوے ہین وہین پر چار ہرن خوش رنگ و خوبصورت اوسی
قسم کی چپ چاپ چرتی ہین مگر ہم لوگ جو یک بیک اونکے نزدیک پہونچ گئے تو چونکے ہوکر اونہون
نے اپنے لنبے بہاری قدم بڑہائی اور تہوڑی دیر مین چوکڑی بہرنے لگے لیکن چوکڑی کیوقت
خوشنمانہ معلوم ہوتی تہی پس ازان پہر آہستہ آہستہ چلنے لگے غرضکہ اسی طرح سے افتان
وخیزان پانچ کوس تک گئے اور جب نہایت عاجز ہوے اور گز بہر کا بہی فاصلہ باقی نرہا
تو ایک ہی گولی مین تینون ہرنونکا کام تمام ہو در افریقہ جنوبی مین اس قسم کے ہرن کا گوشت
اور سب جانورون کی گوشت پر فضیلت رکہتا ہے اور درحقیقت بہت ہی لذیذ ہوتا ہے
اور جتنے جانور شکار کرنے کے مارے جاتے ہین اور نفیس و خوش ذائقہ ہوتے ہین وہ سب لذت

اس ہرن کی ولندیزی زبان مین ایلنڈ کہتے ہین قد وقامت مین اسکا بہت بڑا ہوتا ہے یہانتک کہ زمین سے گردن تک [illegible] فٹ بلکہ دو گز سے بھی زیادہ بلند ہوتا ہے اور قد اسکا مثل نرگاوان [illegible] اور [illegible] ہوتی ہے اور شاخین اوسکی مثل ہرن کے ہوتی ہین ۱۲

ماورا اور ذایقہ سکے اِس قسم کے ہرن مین موجود ہے اور وہ تینون ایلند جو ہمنے مارے
سو ہرنیان یعنے مادہ تہین اور بلندی مین تخمیناً پندرہ پندرہ موٹہی اونچی تہین اور نر ہرن تو
اکثر اٹہارہ اور انیس مٹہی بلند ہوتا ہے اور اللہ تعالی نے ان جانورون کو اونکے پناہ کے
واسطے بہت ہی معقول الہ عطا کیا ہے یعنے دو شاخین ایسے عمدہ دی ہین کہ مثل اور ہرنون
کے پیچیدہ نہین ہوتین بلکہ سیدہی ہوتی ہین مگر پیچہے کی طرف جہکے رہتے ہین اور دو دو تین تین فٹ
لنبے ہوتے ہین اور جب اس قسم کا ہرن زخمی ہوتا جاتا ہے اور یا جب صیاد تعاقب کر کے
قافیہ تنگ کرتا ہے تو اوسوقت اون سینگہون سے بڑا کام نکلتا ہے چنانچہ ایک حکایت پر از غم
والم ایک لندنیری جوان کے حسب حال اِس مقام کے مجہے یاد آئی ہے اسلیے یہان درج کرتا ہون
سرگذشت اوسکی اس طرز پر ہے کہ حال مین جب جوانمردان ولندیزی زونددون سے لڑنے گئے
تہے تو ایک جوان گہوڑے پر سوار ہوکر ایلند کا شکار کرنے گیا اور ایک ہرن پر گولی چلائی لیکن
کاری نہ لگی تو اوسکی متصل گہوڑے پر سوار رہکر چاہا کہ دوسری گولی مارے کہ اسمین گہوڑا بہڑکا
اور وہ جوان اوسی ابلند مجروح سے چند قدم کے فاصلے پر نیچے گر پڑا ایلند نے جب یہ حال
دیکہا تو فرصت وقت کی غنیمت جان کر اسقدر سینگ مارا کہ بیچارہ جوان راہی ملک فنا ہوا اور
کوئی شخص اوسکی اعانت کے واسطے نہ پہونچ سکا فقط اب بندے کا حال پہر سنیے کہ ساتوین
روز ہم لوگ کاشان کے پہاڑ پر پہونچی وہان اس قدر نشیب و فراز تہا کہ بدقت و دشواری
تمام ہم لوگون کی گاڑیان وہان سے اوترین مگر پہاڑ پر سے جو اوترے تو ایسے مرغزار پر فضا
و صحرای خوشنما مین وارد ہوئے کہ جس طرف دیکہتے تہے درختون کا جنگل نظر پڑتا تہا جابجا
چشمے پانی کے جاری ہین اور سبزہ لہلہاتا ہے ستائیسوین تاریخ کو دو ایلنڈ اور دکہلائی
دی کہ بندہ اور ٹامسن صاحب دونون نے سوار ہوکر اور تعاقب کر کے دونون کو گرفتار کر لیا روز
دوم تین گینڈے نظر پڑے تو مسمی پاٹ چیر مذکور کے لڑکے کو ساتہ لیکر کئی میل تک پیچہا کیا
پر بندے نے ایک گینڈے کا تعاقب کیا بلکہ اوسکی گردن مین ایک گولی بہی ماری ورکاری
بیٹہی مگر اس عرصے مین میرے ساتہی کا گہوڑا بہاگ گیا تب اوس شکار سے درگذرے اور
اٹہائیسوین تاریخ کو چند وحشی آدمیون سے ملاقات ہوگئی تو اون لوگون کی رہنمائی سے

اس مقام پر [illegible] ۱۲

گہنے جنگل اور کوہستان مین ہوکر کلکلنک ندی کے کنارے پوہنچے اور یہان پر بندوق سے
چار ایلنڈ اور شکار کیے چنانچہ جب ایک ایلنڈ کے تعاقب مین مین سرگرم تہا تو ناگہان ایک بڑا
بہاری گینڈا میرے گہوڑے کی باگ کی تلی آپہونچا اور تب مجکو اوسکے آنے کی خبر ہوی اور
اوسی روز کا ذکر ہے کہ ایک مقام پر درختان خاردار بہت تہی اور اونہین درختون مین
ایک گینڈا ہم لوگون کی فرودگاہ سے تخمیناً سو گز کے فاصلے پر نمود ہوا اور اوسوقت ہوا اوسکے
مخالف ہم لوگ آہستہ آہستہ جاتے جاتے گینڈے سے پچاس گز کے فاصلے
پر پہونچ گئے اور تب ایک ڈالی درخت کی ناگہان ٹوٹ گئی اور جو پردہ ہمارے اور
گینڈے کے درمیان مین تہا سو باقی نرہا چنانچہ گینڈا ابہی ہوشیار ہوکر ہم لوگون کی طرف
مخاطب ہوا تو ادہر سے بہی تین بندوقین گویا اوسکی سلامی کے واسطے سر ہوئین تب وہ
کافور ہوا مگر خون اوسکے بدن سے جاری تہا اور جیدہر وہ گیا برابر خون گرتا گیا اور ہم
لوگون نے بہی اوسی خون آلودہ راہ پر اوسکا پیچہا کیا قضا کار تہوڑی ہی دور جاکر گینڈا
رک رہا لیکن ولندیزیون کا ایک کتا اوسکی دم کے پیچہے لگا تہا اور ہم لوگ بہی جہاڑیون
کے آڑ مین جاتے جاتے گینڈے کے نزدیک پہونچ گئے اور پیچہے سے اوسکی گردن
پر دو گولیان ایسی لگائین کہ اوسکا کام تمام ہوا اور بندوقون کی آواز سنکر بہت سے وحشی
آدمی چارون طرف سے ہم لوگون کے گرد و پیش جمع ہوگئے اور گینڈے کی لاش
دیکہکر خوش ہوکر بڑے زور سے چلائے اور برچہیون کو تول کر گہوما گہوما کر بڑی محنت و
جانفشانی سے گینڈے کی لاش کو پارہ پارہ کرنا شروع کیا اور ایسی تیزی و چالاکی کی
کہ گہنٹہ بہر بہی گذرنے نہ پایا تہا کہ اونہون نے ایسی بڑی بہاری جانور کا گوشت بالکل
قیمہ قیمہ کر ڈالا اور جہان وہ مارا گیا تہا اوس مقام کے نشان کے واسطے صرف ہڈیان خون
آلودہ باقی رہ گئین اور اب یہ نقشہ ہوا کہ مردمان وحشی ساکنان افریقہ ہر روز ہمارے
پاس آنے لگے مگر بیچارے بہت سیدہے ستہے اور کسیطور سے تکلیف نہین دیتے تہے
اور ظاہرا معلوم ہوا کہ ولندیزی زمیدارون سے سبب ہے اونکو عداوت نہ تہی مگر ان ہقائیون
کو تو اونکی طرف شک رہتا تہا اور حال یہ ہے کہ اونہین وحشیون کے درمیان مین چہوٹے

چہوٹے سردار تہے اونہین سردارون کی اطاعت و فرمان برداری وحشیان مذکورین چند روز سے کرتے تہے اور اونہین سردارون سے ولندیزیون نے ایک عہدنامہ مصالحت کا بہی کرلیا تہا لیکن رہبران ولندیزی جو ہمارے ساتہ تہے اونہون نے بیان کیا کہ یہہ وحشی ولندیزیون سے خصومت رکہتے ہین اور یقین ہے کہ اگر اونکو شاہ موسلکات کی پہر اطاعت کرنی پڑی تو اونکو گران خاطر نہوگا اگرچہ شاہ موسلکات جبر و تعدی بہت کرتا ہے اور ولندیزیون کی عملداری باوجودیکہ بہت ہی اچہی اور معقول ہو لیکن وے لوگ منظور نکرینگے مگر خیال کرنا چاہیے کہ یہ بیان ولندیزیون کا ہے اور نمعلوم یہہ لوگ اپنے قرب و جوار کے وحشیون کے ساتہ کس طرح پیش آتے ہین کہ اونکا دل صاف نہ تہا لیکن جو اون وحشیون کو عملداری ولندیزیون کے پسند نہ تہی اوسکی وجہ بندے کی دانست مین یہ معلوم ہوتی ہے کبوتر باکبوتر باز با باز + کند ہمجنس با ہمجنس پرواز + یعنے جتنے وحشی ہوتے ہین اونکو اپنے ہمقسم لوگون سے ایک محبت ہوتی ہے اور وے لوگ صرف اونہین شخصون سے راہ و رسم پیدا کرنا چاہتے ہین جنکے اطوار و چلن وے بخوبی سمجہ سکتے ہین اور جواب وہ ہو سکتے ہین پس اونکو مسمی موسلکات سے کسواسطے عار ہو کیونکہ یہ بادشاہ تو اونہین لوگون کا ہم وطن اور مانند اونکے تہا اور ولندیزیون سے جو اونہون نے نفرت کی تو مقام تعجب کیا ہے ایک روز صبح کو مینے دیکہا کہ چند وحشیان گاؤن کے متصل آرام کرتے ہین چنانچہ مین اونکے نزدیک گیا اس ارادے سے تاکہ دیکہون کیا کرتے ہین جب مین وہان پونہچا تو جیب سے گہڑی نکالکر دیکہنے لگا کہ اسمین جمیع وحشیان خاموش و متحیر و خوف زدہ ہو گئے اور مین جو زیادہ نزدیک گیا اور گہڑی کی آواز ٹک ٹک سبہون کے کانون مین پڑی تو مجہے فوراً معلوم ہو گیا کہ اوسی گہڑی سے وے لوگ ڈر گئے تہے کہ نہ معلوم کون جانور ہے کہین کاٹ نہ کہاوے سو آہستہ آہستہ گہڑی سے دور جاکر جہٹ پٹ قافلے کی طرف بہاگے +

اور اون وحشیون نے آینہ مین جب اپنا چہرہ دیکہا تو کمال محظوظ و خوش ہوے مگر پہلے تو کسقدر ڈر گئے تہے اور جب ایک وحشی کو اول مرتبہ مینے آئنہ دکہلایا تو عجیب تماشا نظر پڑا سینے اوسی وحشی کو کچہ خبر نہ تہی اور بندہ نے آہستہ آہستہ اوسکے پاس جاکر دفعتاً آینہ نکالکر

اوسکی آنکہون کے سامنے رکہہ دیا تب تو وحشی ندکور چیخ مارکر اور دونون ہاتہ اپنے کانون پر
رکہکر اور آینہ کی طرف سے مُنہ پہیر کر بے تحاشا بہاگا اور چند صد گز کے فاصلے پر جا کر اپنے
چہرے پر ہاتہ سے ٹٹولنے لگا کہ سب آنکہ ناک کان بدستور ہین یا نہین اور تب ناگہان پلٹ کر
وحشیون کے زمرے مین جا ملا +

اور اکتیسوین جولائی کو ایک عجیب واقعہ ظہور مین آیا حال یہ ہے کہ شعر یک لحظہ یک ساعت یک دم
دگرگون میشود احوال عالم + ہم لوگون نے ٹوتان ندی کے کنارے ڈیرہ کیا تہا اور چارون
طرف گہاس بہت بلند جمی تہی اور بیچ مین گاڑیان تہین چنانچہ ملک ایرلنڈ کا رہنے والا [illegible]
کا ایک احمق نوکر تہا اوسنے ایسی بیوقوفی کی کہ ہم لوگون کا شکار کہیلنا بالکل موقوف ہو چکا تہا
یعنے ہوا تو خوب تیز چلتی تہی اور جس سمت سے ہوا گاڑیون کی طرف آتی تہی اوسی طرف
اوس بیوقوف نوکر نے آگ روشن کر دی کہ اسمین بالکل گہاس مین یکایک آگ لگ گئی اور چارون
طرف پہیلتی جاتی تہی مگر تخمیناً پچاس حبشی درختون کی ڈالیان کاٹ کر اپنے جہونپڑے بجہاتے جاتے
تہے اور وے لوگ شاخین ہاتہ مین لیے ہوے اوسوقت وارد ہوے اور ہم لوگون کی
گاڑیون تک آگ پونہچنے نپائی تہی کہ اون حبشیون نے بجہا دی دوسرے روز علی الصباح
خبر ملی کہ شب گذشتہ کو ہاتہی غول کے غول پچہم طرف گئے ہین چنانچہ ہم لوگ گہوڑون پر زین
رکہکر ہاتہیون کے قدم پر گہوڑون کو لیچلے اور گہنے جنگل مین دو تین گہنٹے تک اون ہاتہیونکو
تلاش کیا تو مریکوا ندی کے کنارے پر نظر پڑے اور واہ کیا ہی عمدہ تماشا تہا کہ سو جنگلی ہاتہی
بڑی شان و شوکت سے وارستہ و آزاد کہڑے ہین اور اپنے لنبے چوڑے کان اسطرح
پر ہلاتے ہین گویا پنکہا کرتے ہین چنانچہ ہم لوگ آہستہ آہستہ چپ چاپ اونکی طرف چلے
مگر تہوڑی ہی دور گئے تہے کہ جمیع ہاتہی ہوشیار ہو کر دیوانون کی طرح اوسی جنگل مین بہاگے
اور جو چیز اونکے سامنے پڑی صاف کرتے ہوے چلے گئے لیکن اوس جنگل مین درخت
اِس کثرت سے تہی کہ تراکم اشجار کے سبب سے ہم لوگ پیادہ پا اونکا پیچہا کر سکے اور
نہ سوار ہو کر اونکا تعاقب کر سکتے تہے کسواسطی کہ جمیع گہوڑے اون جانوران مہیب و پر صعوبت
کے مقابلے سے خوف زدہ ہو گئے تہے اور آخرش یہ حال ہوا کہ اگرچہ بہت سے ہاتہیونکو

زخم کاری لگا لیکن صرف ایک ہتہنی ماری گئی اور اوسکا حال اسطرح پر ہوا کہ اپنے بچے کو ساتہ لئے
ہوئے درختون کی پناہ سے نکلا میدان مین چلی آئی تہی اور وہان اجل کے پنجے مین گرفتار
ہوئے اور بچے کو ہم لوگون نے پہسلا کر پکڑ لیا چنانچہ وہ بچہ گہوڑون کے پیچہے پیچہے قافلے
مین چلا آیا لیکن باوجودیکہ ہم لوگون نے اوس بچے کی حفاظت ونگہبانی بہت کی مگر اوسکی
زندگی نے وفا نکیا اور چونکہ جہان ہم لوگون نے ہاتہیون کا شکار کیا وہان سے ہماری گاڑیان
دس کوس سے زیادہ فاصلے پر تہین تو بدرجہ لاچاری تمام شب میدان مین پاسبانی کرنی
پڑی اور اگرچہ ایسے ایسے حکام عظیم الشان مثل لی ویلیٹ صاحب اور کپتان ہارس صاحب کے
ہمارے ساتہ تہے لیکن رات کو کہانا ہم نہ پہونچا اور بہوکہے سو رہے اور ہاتہی کا کان کہانا
مناسب نہ تہا کسواسطے کہ ہاتہی کے کان اور دوسرے نفیس عضو اوسکے ثقیل ہوتے ہین اونکو
حبشیون کے واسطے چہوڑ دیا اسواسطے کہ اونکا ہاضمہ بہت درست ہوتا ہے + فقط

داستان ہفتم شکار زرافون اور کینڈون وغیرہ کا اور ثنا و صفت دونون ولندیزیون کے کہ واسطے رہبری کنلاک صاحب کے ہمراہ ہوئے تہے

تیسری اگست سنہ ۱۸۳۶ع کو وقت طلوع آفتاب ہمارے ساتہ کے حبشیون کو زرافہ نظر آئے
چنانچہ ہم لوگون نے گاڑیون کو حکم دے دیا کہ فلانی جگہ جاکر ٹہرین اور خود صبح کے وقت زرافہ
کے شکار کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک گہنٹے تک گہوڑے پر سوار میدان سبزہ زار مین
اوسی جانور کی تلاش کرتے رہے چنانچہ ایک مقام پر درخت از قسم ببول اس کثرت سے تہے
کہ بڑا کنج ہو گیا تہا سو اوسی کنج کے کنارے پر جب ہم لوگ وارد ہوئے تو حضرات زرافون
نے دیدہ مشتاقین کو اپنی صورتین دکہلائین یعنی دفعتاً تین زرافہ نمود ہوئے منجملہ اونکے
نر سیاہ رنگ کے سبب سے فوراً پہچان پڑا اور دوسری مادہ اور تیسرا بچہ تہا سو ہم لوگ
گہوڑون کو خوب ہی تیز کرکے اون تینون زرافہای خوشرنگ کے تعاقب مین سرگرم ہوئے
اور یکایک جب بہت ہی نزدیک پہنچ گئے تو وے زرافہ چوکنے ہوکر جسطرح جہاز سمندر
پر جاتے ہین اوسی طرح اپنی لمبی لمبی گردن کو خم کرکے اور بادبان عزیمت کا بلند کرکے اس
سرعت سے بہاگے کہ خارج از بیان ہے اور لوگ یقین نکرینگے اور اوسی میدان مین درختون

سے کہ کنج جو جا بجا واقع ستھے اور زرافہ جو اونہین درختون سکے درمیان مین
روان ہوسے تو کیا ہی کیفیت نظر آتی تہی مگر اوس میدان مین گہاس بلند اور بکثرت تہی
تہی اور زمین مین خندق و غار بہت پڑ گیا تہا لیکن گہاس کے سبب سے دکہلائی نہ دیتا تہا اور چلنے والونکو دہوکہ ہوتا تہا
قضا کار مسمی پاٹ چیٹر کی گہورسے کا ایک پیر غار مین جا تا رہا اور وہ فوراً گر پڑا اور سوار بہی گہوڑی
سے غلطان و پیچان زمین پر آ کر لوٹ پوٹ گیا اور ضرب اس قدر پونہچی کہ لائق شکار کرنے
کے نرہا اور ابہی تک تو تینون زرافہ باہم ساتہ تہے اور بندہ اپنے دونون دوستون کے
ساتہ گہوڑسے پر سوار چلا جاتا تہا کہ اس اثنا مین ایک رمنے مین وارد ہوسے اور وہان درخت
اس کثرت سے تہی کہ تینون زرافہ متفرق ہو گئے اور اوسیوقت میرسے دونون دوست بہی
نظرون سے غائب ہوسے تب تو زرافہ باقیماندہ کے تعاقب مین بندہ ہمہ تن اسقدر سرگرم
ہوا کہ تراکم اشجار و درختان خاردار کا مطلق خیال نکرسکے اوسی زرافہ کے پیچہے چلا مگر تہوڑی
ہی دیر مین مجکو معلوم ہوا کہ رفتہ رفتہ اوسکے نزدیک پونہچتا جاتا ہون چنانچہ اس سے مجکو کمال
خوشی حاصل ہوی اور ایک منٹ مین تو مین اوسکی بغل مین پہونچ بندوق سے شست لگا کر اوسپر
داغ دیے مگر تاہم افتان و خیزان وہ چلا ہی گیا تو بار ثانی اپنی بندوق فوراً بہر کر بندہ نے
پہر اوسی جانور کا پیچہا کیا اور چونکہ وہ نہایت تہککر مضمحل ہو گیا تہا مین اوسکے متصل جہٹ پٹ
جا پونہچا اور دوسری مرتبہ اپنی بندوق کو اوٹہا کر بہ نسبت مرتبہ اول کے خوب شست لگا کر
اوسکے کندہے کے پیچہے تاک کر چہوڑی اور آناً فاناً مین اوس دنیا ثیر کی یعنے مثل درخت بلند
برق رسیدہ کی قد و قامت عظیم الشان اوس خوبصورت جانور کا ایک لحظہ تک لرزان تہا
اور تب ایک پرانی درخت پر پہاڑ سا گر پڑا اور جب یہ دیو اوس درخت پر گرا تو پیڑ بہی تراق
سے توٹ کر زمین پر آ گیا اور جو اوس جانور کے شکار کرنے مین مجکو بڑی محنت ہوی تہی تو
کمال اشتیاق سے اوسکے پاس گیا کہ دیکہون کیا حال ہے نزدیک جو پونہچا تو معلوم ہوا کہ
مرغ روح اوسکا اوس کالبد عنصری سے پرواز کر گیا اور پہلے جو دیکہا تہا تو آنکہین اوسکی بہت
شفاف اور خوبصورت دکہلائی دیتی تہین اور نظرون مین ملایمت پائی جاتی تہی لیکن ابہو سے
آنکہین بالکل پتہرا گئی تہین اور چونکہ بندہ شکار کرنے مین از بس تہک گیا تہا اور تشنہ تہا نہ ہوی

مناسب تہی سو اوسی زرافہ کے تہن مین سے دودہ دوہ کر خوب پیا اور بہت لذیذ معلوم ہوا اور جی
مینے چاہا کہ ذرا ارام کرلون کہ یکایک آواز بندوق کی کان مین پڑی اور آناً فآناً مین چلا آیا جہان نیل گاو ان
صورت کہ اونکو ایلند کہتے ہین میرے پاس سے جست کر کے آگے کو چلے گئے اور اوسیوقت
مسمی کولبس ولندیزی اپنے خدمتگار کے ساتھ نمود ہوا اور دیکہا کہ کولبس نے اپنا سر لپیٹ کر عجب طرح
کی صورت غمناک بنائی ہے جب کولبس میرے نزدیک پہونچا تب اوسنے کہا ای صاحب گنکرافت ہم اب کیا
کرین میری بندوق بالکل ٹوٹ گئی اور میرا سر بہی پہوٹ گیا اور مسمی کولبس نے جو میرا نام گنکرافت
کہکر پکارا اوسکی وجہ یہ تہی کہ کولبس سے میرے نام کا تلفظ صحیح ادا نہو سکتا تہا اگرچہ بہ نسبت
اور ولندیزیان کیپ کے وہ بہت درست کہتا تہا اور جب کولبس نے شراب کی بوتل میرے
ہاتہ مین دیکہی تو کہا واہ واہ برانڈی شراب تو میرے سر کی عین دوا ہے غرضکہ اوسوقت
مباحثہ کرنا مناسب نہ سمجہکر شیشہ شراب کا مینے کولبس کو حوالے کیا اور وہ فوراً بالکل پی گیا جب ہم
لوگ پلٹ کر اپنے قافلے مین آملے تو دیکہا کہ کپتان فٹس جرلڈ صاحب اور تامسن صاحب پہلے
ہی پہونچ گئے تہے اونکا حال اس طرز پر ہوا کہ زرافون کا شکار کرتے کرتے بندہ جب اونسے
علیحدہ ہو گیا اور اونہون نے بہی زرافون کا پیچہا کیا تو زرافہ اونکی نظرون سے غایب ہو گئی
اور ناچار وے لوگ مایوس ہو کر اپنے قافلے مین لوٹ آئے روز دوم چہبیس ۲۶ زرافہ
نظر پڑی چنانچہ اونمین سے چار ہم لوگون نے شکار کیے بعد ازان ایک گاو نر قوی ہیکل جو مجہ
دکہلائی دیا تو بندہ سوار ہو کر اور اوسکو دوڑا کر ایسا نزدیک پہونچ گیا کہ اوسکی دم کاٹ لی اور
اوسی دم کو غنیمت یغما سمجہکر اور کندہے پر پیچہے لٹکا کر اسی تہیہ مین تہا کہ گہوڑے پر سوار
ہون کہ یکایک اوسی دم کے نارنجی رنگ چمڑی کی چمک سے میرا گہوڑا اوبہڑکا اور ایکبارگی
جست کر کے میدان مین اوچہلنے کودنے لگا اور طرفہ تر یہ کہ اوسی گہوڑے کے سامنے ایک
بدمست جسیم گینڈا کہڑا تہا سو اوس گینڈے نے گہوڑے پر پانچ چہ مرتبہ حملہ کیا اور ایک
دفعہ تو بندے پر بہی نگاہ کر کے اپنے بہاری سینگ سے زمین کو کہودتے ہوے میری
طرف چلا اور جہان مین کہڑا تہا وہان سے چند گز کے فاصلے پر آ پہونچا اور اگرچہ اپنے
گہوڑے کی گرفتار کرنے مین بندے نے اسقدر تگا پو کی تہی کہ نہایت شل و مضمحل ہو گیا تہا

لیکن مین نے جب گینڈے کو دیکہا تو ایسا شور کیا کہ وہ گینڈا فوراً اپنے پیچہے کو ہٹکر چپ چاپ چلا گیا اور تب مجکو اوسکی طرف سے اطمینان حاصل ہوا مگر اِس عرصے مین میرا چہوٹا سا گہوڑا او چہلتا کودتا ہوا اوسی جنگل کی طرف راہی ہوا جہان مین چند گینڈے قبل اسکے وارد تہا اور وہان سے نکل کر اوسی مقام پر پونہچا تہا چنانچہ دو چار پل مین گہوڑا نظرون سے غائب ہو گیا اوسوقت مجہے یاس ہوی کہ اب میرا گہوڑا نہ ملیگا اور دلمین سمجہا کہ بارثانی جانوران صحرائی کے درمیان مین مجہے شب باشی کرنے پڑے گی کہ اِس اثنا مین مجہے ایک شخص گہوڑے پر سوار قافلے پر نظر پڑا تب مینے دونون نلی بندوق کی جہٹ پٹ اوسی شخص کی طرف سرکی اور ایک سرخ رومال منہ پر اوٹہا کر اشارے سے بتلایا کہ مین مصیبت مین مبتلا ہون چنانچہ تیر تدبیر کا نشانہ مراد پر پونہچا اور مین نے دیکہا کہ وہ سوار میری طرف چلا آتا ہے اوسوقت تو بندے کو ایسی خوشی حاصل ہوی کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا جب وہ سوار نزدیک آیا تو دیکہا کہ یہ تو دائسن میرا نوکر ہے اور جو گہوڑا میرا چہوٹ گیا تہا اوسی پر سوار ہے حال اوس گہوڑے کا طرز پر یہ ہوا کہ اتفاق حسنہ سے دائسن نے دیکہا کہ ایک گہوڑا بے مالک کا میدان مین گہوم رہا ہے تب تو دائسن اوس گہوڑے کو گرفتار کرکے میرے پاس لے آیا اور جب مین قافلے سے علیحدہ ہوا تہا تب سے دائسن ایک بچہ زرافہ کے گرفتار کرنے مین مصروف و سرگرم تہا اور آخرش اوسکی گردن مین کمند ڈالکر پکڑ لیا اور باندہ کر گاڑیون کے پاس لیچلا مگر اوس بچے نے اپنی مخلصی کے واسطے اسقدر زور کیا کہ کوئی رگ اوسکی پہٹ گئی اور اسقدر خون جاری ہوا کہ افسوس صد افسوس گاڑیون کے پاس تک بہی پونہچنے نہ پایا تہا کہ اوسکی حیات کا رشتہ منقطع ہوا بتاریخ پانچوین ماہ اگست شب کیوقت مردمان قافلہ کی آرام مین بسبب ایک شیر کے تخلل واقع ہوا حال اوسکا اِس طرز پر ہے کہ ہملوگون کو تو خبر نہ تہی اور شیر ایک بیل پر شست لگا کر چاہتا تہا کہ شکار کرے کہ اِس اثنا مین ہم لوگ ہوشیار ہو گئے اور شیر کو جو ڈرایا تو اپنا شکار چہوڑ کر رفوچکر ہوا اور کچہ نقصان نہین ہونے پایا مگر کپتان صاحب کو البتہ نوعے تکلیف ہوی یعنے کپتان صاحب نے مضطرب ہو کر جو شیر کو دور دفع کرنا چاہا تو یکایک کانٹون کی گہنی جہاڑی مین جا پہنسے اور بڑی مشکل سے وہان سے مخلصی پائی مگر تاہم اونکا بدن کانٹون سے چہل گیا اور کچہ کپڑے بہی جراحت کی بہینٹ ہوئے تہے

سو بہی او تہین کہا نٹوان مین پہنس رہے ہین اور شاید دو کیڑے ابہی تک او نہین کانٹون مین لپٹے ہوئے ہوا مین اڑ رہے ہونگے اور خوب ہی تماشا ظرافت امیز ہنسی کے لائق نظر آتا ہوگا +
روز دوم ہملوگون سے تین گینڈے اور ایک جنگلی بہینسا اور ایک ایلنڈ مارا مگر ایک گینڈے نے تو ایسا تنگ کیا کہ آدہ میل تک اوسکے پیچہے جانا پڑا تب وہ جانور قابو مین آیا اور جب آٹہ گولیان اوسکے جسم آہنی مین کاری لگین اور اندر تک سرایت کر گئین تب یہ قوی ہیکل جانور زیر ہوکر گرا اور ملک عدم کا رستہ پکڑا اور جب ہم لوگ اوسکے شکار مین سرگرم تہے تو متواتر ہملوگون پر جہپٹ کر دوڑتا تہا اور کپتان صاحب جس گہوڑے پر سوار تہے سو اوس گہوڑے کا حال بسبب خوف یا اور کسی وجہ سے اس طرح کا ہو گیا تہا کہ کپتان صاحب کی جوتون مین جو مہمیز لگا تہا سو باوجودیکہ کپتان صاحب اوسی سے ایڑ مارتے تہے مگر گہوڑا جنبش نکرتا تہا چنانچہ گینڈے نے ایک مرتبہ اوسی گہوڑے پر ایسا حملہ کیا تہا کہ زیر کر چکا ہوتا لیکن اتفاق حسنہ سے آخرش اوسکا زور نہ چلا اور پشیمان ہوا ساتوین تاریخ کو ہم لوگون نے مریکوا ندی کے شمالی کنارے پر ڈیرہ کیا اور یہ کنارہ اوس مقام سے متصل ہے جہان ولندیزی زمیدارون نے تین بڑے بڑے مکان زولاون کے بعوض اپنے نقصان و تکالیف سابقہ کے منہدم کر ڈالے تہے اور صرف چند روز گذرے تہے کہ اس مقام پر بڑے بڑے گانون آباد تہے اور ہزارون آدمیون کا شور و غل رہتا تہا لیکن ویرانی لا تو یہ نوبت ہو گئے تہے کہ چند دیوارین خالی بغیر چہپرال اور چہپر کی نظر پڑتی تہین الکم بخت باشندون کی ہڈیان سفید سفید ادہر ادہر پڑی تہین القصہ ہم لوگ چہوٹی چہوٹی منزلین کرتے اور اثنائے راہ مین شکار ایلنڈ اور بڑے بڑے جانور انواع و اقسام کے کہیلتے چلے جاتے تہے اور بارشاہی بہیریک زرافہ کے بچے کو گرفتار کرکے ہمنے اور والش نے چاہا کہ اسکو گاڑیون کے پاس لیجا چاہیے گاڑیان وہان سے سات میل کے فاصلے پر تہین اور ہم لوگون نے ایک ثلث راہ بہی طے کی تہی کہ وہ بچہ چلتے چلتے نہایت تہک گیا اور زمین پر گر پڑا اور اپنی خوبصورت پیاری پیاری آنکہین ہم لوگون کی طرف اسطور پہ پہیرین کہ معلوم ہوا گویا اپنی مخلصی کے واسطے ملتجی ہے اور بعد ازان تو ہمنے بلا حس و حرکت قید دنیاوی سے نجات پائی اور چند روز کے

بعد جب ہم لوگ اہوان ایلند سکے شکار مین مصروف ستہے تو ناگہان زرافون کا ایک غول
نظر پڑا اور اونہین زرافون سکے درمیان ایک عجیب غریب خوبصورت بچہ زرافہ کا دکہلائی دیا
اور چونکہ بہ نسبت اپنے ساتہیون سکے بندہ بہت معقول گہوڑسے پر سوار تہا تو مینے بار تا لبث
اور آخر مرتبہ کو برضا و رغبت ارادہ مصمم کیا کہ جہد و سعی کر سکے اس بچے کو پکڑنا چاہیے اسلیئے
جو سوار میرے پیچہے آتا تہا اوسکو اپنی بندوق حوالہ کر سکے اور ایک کمند معقول ہاتہ مین
لیکر اوسی بچے کے تعاقب مین چلا مگر مجہسے سو گز سکے فاصلے پر ایک مفسد بد ذات گینڈا
اپنا بد ہیئت بچہ لیے ہوسے گہڑا تہا اور جو نہین نظر اوسکی مجہہ پر پڑی دوہین میری طرف
جہپٹا لیکن میرا چہوٹا سا گہوڑا ایسا مضبوط غازی مرد تہا کہ جوا وسنے اپنے قدم بڑہائی تہوڑی
ہی دیر مین بندہ کہسین کا کہین ہوگیا اور گینڈا پیچہے رہ گیا اور تب تو اوسنے قہرناک
ہوکر اپنا رخ میرے ساتہیون کی طرف پہیرا مگر اون لوگون سنے بہی اوسکی سلامی کیو اسطے
ایسی باڑہ چہوڑی کہ فوراً پیچہے ہٹ کر متصل درختون سکے کنج مین پناہ لی غرضکہ کوس بہر
تک بندہ اپنے گہوڑیکو پوئیان دوڑاتا ہوا اوسی بچے سکے پیچہے چلا گیا اور متصل پہونچ کر
پہلے ہی مرتبہ جو کمند پہینکی تو وہ بچہ اپنے دام مین آپہنسا لیکن ایسا زور آور اور قوی تہا
کہ کئی مرتبہ مجہکو گہوڑسے سمیت کہینچ لیے جاتا تہا آخر بش لاچار ہوکر اوسے مطلق العنان کر دیا
اور ایک میل تک پہر اوسکا تعاقب کیا غرضکہ جب وہ بچہ دوڑنے سے عاجز ہوکر تہک گیا تو مینے پکڑ کر
ایک درخت مین باندہ دیا اور اوس مقام سے گاڑیان کوس بہر سکے فاصلے پر تہین چنانچہ
اپنے گہوڑسے کو خیز کر سکے جہٹ پٹ اونکے پاس جا پہونچا اور چند لوگون کو اپنے ساتہ
لیکر پہر اوسی درخت سکے پاس پلٹ آیا مگر افسوس صد افسوس کہ جب
مین وہان پہونچا تو اوس بچے کو مردہ پایا اور زرغن و کرگس نصف گوشت اوسکا
کہا گئے تہے القصہ ہم لوگون سنے ثلاثہ ہی سی عنان عزیمت کی منعطف کر سکے کلنکلنگ ندی
کی طرف مراجعت کیا اور کلنکلنگ سکے دونون کنارون پر دریائی گہوڑون سکے قدم سکے
نشان جو بہت تازی اور بکثرت دکہلائی دیے تو یہ امید ہوی کہ دریائی گہوڑسے بہی ملینگے
چنانچہ بہت دیر تک اوسی ندی سکے کنارسے گہوڑون کا انتظار کیا مگر محرومی طالع سے

کوئی دریائی گہوڑا نظر نہ پڑا مگر یہان اوّل مرتبہ دو ہرن دو طرح کے یعنی ایک تو دریائی ہرن اور
دوسرا دوغلا سفید ہرن نمود ہوا چنانچہ گولیان مار کر اون دونون کو شکار کیا مگر یہہ ہرن تیز نہین
ہوتے اور اگر کوئی چاہے تو گہوڑا دوڑا کر اون ہرنون کو باسانی گرفتار کر لیوے اور دریائی
ہرن تو اکثر ندی اور دریا کے کنارے رہتے ہین اور سفید دوغلے ہرن بلند پہاڑون کی چوٹی
پر بود و باش کرتے ہین جب اس مقام پر ہم لوگون کا مخیم تہا تو فٹس جرلڈ صاحب کا گہوڑا بہت معقول
اور عمدہ ناگہان اسطور پر ضائع ہوا کہ کہین اوسکا وہم و گمان نہ تہا حال یہ ہے کہ ایک بلند ہرن کا
بچہ جو دکہلائی دیا تو فٹس جرلڈ صاحب نے گہوڑی پر سے اوتر کر اوس بچے کو دوڑ کر پکڑ لیا
مگر اسی اثنا مین گہوڑا کہ مطلق العنان تہا ٹہلتے ٹہلتے پانی پینے کے واسطے ندی کے کنارے
چلا گیا اور وہان فوراً شیرون نے پہونچ کر اوسکا کام تمام کیا بعد ازان چند ہاٹن ٹاٹ
لوگون نے شام کے وقت اوسی جگہ کے متصل ایک شیر مادہ کو بچون سمیت دیکہا چنانچہ دوسرے
روز علی الصباح شیر اور بچون کی تلاش بہت کی گئی لیکن کچہ سراغ نہ لگا اور جب ہم لوگ ولندیزیون کی لشکر گاہ
سے علیحدہ ہونے لگے تہے تو ہم نے لوگون نے کہدیا تہا کہ جو ولندیزی تمہارے ساتہ
بطریق رہبر کے جاتے ہین اونکی اجرت دینی پڑے گی اور تین سو روپے سے کم دینا نہ چاہیے
یہہ کلام سنکر ہمکو بڑا تعجب گذرا تہا اور اسقدر مبلغ خطیر دینا نہایت جبر معلوم ہوا کسواسطے کہ اون ولندیزیون
کو بخوشی اپنی ہمراہی کے واسطے ساتہ نہین لیا تہا بلکہ زبردستی سے اونکو ہمارے ساتہ کر دیا
تہا اور اپنی موجودات خزانے کی جو دیکہی تو معلوم ہوا کہ اوسکا نصف روپیہ بہی پاس نہین ہے
مگر اوس وقت تو اپنی غرض تہی اور خوف تہا کہ اگر ہم تین سو روپیہ دینے سے انکار کرتے
ہین تو ارباب کونسل نے اس مشکل سے ہم لوگون کی گاڑیون کو پار اوترنے کی اجازت دی تہی
کہین منحرف نہو جاوین اور یہہ کہین کہ اگر تم تین سو روپے نہ دیوگے تو دریای وال سے پار بہی اوتر
نے پاوگے غرض کہ چار ناچار ہمنے اونکا کہنا منظور کر لیا تہا اور اقرار کیا تہا کہ جب سیر و شکار
سے فراغت ہوگی تو بعوض تین سو روپیہ کی بندوقین اور گہوڑے نذر کرینگے اور اسی طرح
دونون ولندیزی ہمارے ساتہ چلنے کے واسطے راضی ہوے تہے چنانچہ منجملہ اون
دونون کے کوبس کے عمر زیادہ تہی اور کیپ کے سفر کرنے مین ایسا ولندیزی بلند قد زور آور

ہوشیار مجکو کہین نہین ملا ذہن اوس کا ایسا تہا کہ اگر کسی عجیب غدار کو دیکہتا تہا تو جتنی چیزین
اوس مین قابل خیال کرنے اور یاد رکہنے کے ہوتی تہین اون سب کو ٹہیک ٹہیک اپنے ذہن
مین کر لیتا تہا اور طبیعت اوسکی محنت کش جفا کشیدہ ایسی تہی کہ وحشیون کے خو بو سے بالکل
کما حقہ واقف ہو گیا تہا اور جو جو اوصاف سپہ سالاری کے مردمان جنگلی اور وحشیون سے لڑنے
کیواسطے ضرور ہوتے ہین سو سب اوسمین موجود تہے جوانمرد مگر متحمل کہ کسی طور سے اوسکے تحمل و
استقلال مین خلل نہین آنے پاتا تہا مستعد ایسا کہ اگر کیسا ہی خطرہ سامنے آوے مگر وہ
شخص مقابلے سے منہ نہ پہیرے اور جب تک ہم لوگون کے ساتہ تہا تب تک اوسکا ہمیشہ یہ قاعدہ
تہا کہ جب شام ہونے لگی تو جای محفوظ و امن و امان مین گاڑیون کو ٹہرادی بعد ازان کیا کرتا
تہا کہ اپنی لنبی چوڑی بارانی اوڑہ کر جو گاڑی کہ متصل ملتی تہی اوسی کے تلے سو رہتا تہا سیمپ کونس
کا بہتیجا عجب طرح کا کندۂ ناتراش تہا اور اگرچہ ستترہ برس سے اوسکی عمر زیادہ نہو گی لیکن جنگلی
ہاتہی یا گینڈے سے بلا سلاح مقابلہ کرنے مین کچہ خوف نکرتا تہا اور ہاتہی و گینڈے کو
مثل غزال و آہو کے سمجہتا تہا القصہ ہمارے سفر کے آخر مہینے مین ایسے ایسے آدمیون کا ساتہ پڑا اور
اِس مقام پر از راہ منصفی یہ بہی لکہنا مناسب ہے کہ اگرچہ ہمارے قافلے مین آدمی کم تہے مگر اون
ولندیزیون کے ساتہ ہونے سے بڑی تقویت ہو گئی تہی اور جب تک کہ وے لوگ ہمارے ہمراہ
تہے بکمال ادب پیش آتے تہے اور کسی نوع سے گستاخی نکرتے تہے وے لوگ برابر ہمارے
ساتہ میز پر کہانا کہاتے تہے اور ہمارے ہی گہوڑون پر سواری کرتے تہے اور ہر طرح سے
ہملوگ اونکو اپنے برابر رکہتے تہے اور ہم لوگون کو یقین کامل تہا کہ پہاڑون کے اوتر طرف
جانوران لائق صید و شکار بافراط ملینگے سو یہ ارادہ ہوا کہ کوہستان شمالی کے پلے پار چلا
چاہیے لیکن جب کبہی اِس بات کا تذکرہ ہوتا تہا تو ہمارے دونون رہنما منظور نکرتے تہے
اور اونکی زبانی معلوم ہوا کہ اوسطرف نہ تو پانی ملتا ہے اور نہ آگ جلانے کے واسطے ایندہن
میسر آتا ہے اور علاوہ راستے اِسکے وہان کے جانے مین اور بہی مشکلات اور قباحتین در پیش
آتے ہین لیکن جو اون ولندیزیون نے ہملوگون کو پہاڑون کے اوس پار جانے سے
باز رکہا سو اصل مین اوسکی وجہ اور تہی یعنے پیچہے سے مجکو معلوم ہوا کہ اونکا بہائی اوسی طرف

اون دونون مین ہاتہیون سے کے صید وشکار مین مصروف تہا اور اون ولندیزیون کو یہ خوف تہا
کہ اگر ہم لوگ پہارون سے کے پلے پار جائینگے تو مبادا جو صید وشکار اونکا بہائی ہاتہ مین آوے
اوس مین حصہ لینے کے واسطے ہم لوگ بہی مستعد ہووین پس اس کلام سے اونکی خودغرضی
ثابت ہوی مگر اسپر متحیر نہونا چاہیے کسواسطے کہ اصحاب ولندیزی اگرچہ سابق مین بہت دولتمند
اور مالدار تہے لیکن ابتو یہ حال ہے کہ ہمیشہ لڑائی مین اونکی اوقات بسر ہوتی ہے اور اسقدر
مفلس و فاقہ مست ہو رہے ہین کہ جو کچہ بندوق سے شکار کر لاتے ہین اوسی پر اونکی گذران
ہے علاوہ برین جابجا ہمکو توقف بہی بہت ہوگیا تہا اور جو بندہ ہندوستان سے رخصت لیکر
کیپ کے سفر کو گیا تہا سو میری رخصت کی میعاد قریب الانقضا تہی اور پہاڑون کے پار جانے
کی مہلت قرار واقعی نظر مین نہ آئے اور اسباب توشہ خانہ کا بہی روز بروز کم ہوتا جاتا تہا اور
صید وشکار مین ہر قسم کے جانور کو ہمنے مارا تہا اور شکار کہیلنے مین حظ وافی حاصل ہوا تہا اور
سب سے بڑے بڑے جسیم و عمدہ ترین جانورون کو شکار کیا تہا یہان تک کہ کچہ حوصلہ باقی
نہ تہا اسلیئے بلحاظ مراتب مندرجہ بالا دونون ولندیزیون کی صلاح ماننا مناسب معلوم ہوئے اور
یہ بات قرار پائی کہ اب پہاڑ کی دکہن طرف سیر و شکار مین بسر کرنا چاہیے چنانچہ جس مقام پر
ٹہری تہی وہان چند روز اور قیام کیا مگر چونکہ زادراہ سے لیکے چلے تہے سو صرف ہوتے ہوتے بہت
تہوڑا باقی رہگیا تہا اسلیئے اپنی بستی کی طرف مراجعت کرنا بلا توقف و تاخیر لا محالہ ضرور ہوا

داستان ہشتم رخصت ہونا کننلاک صاحب کا اپنے رفیقون سے اور مراجعت کرنا طرف اپنی بستی کے کیپ مین

القصہ اونیسوین اگست کو بندہ اپنے دوستون سے رخصت ہوا باین لحاظ کہ اوسکے بیل ایسے
تیز نہ تہے کہ میرے بیلون کے ساتہ برابر چل سکین اور سمی کوبس پاٹ جیٹر کو ہمراہ لیکر اپنے مکان
کی طرف مراحل پیما ہوا اور قبل اسکے مین بیان کرچکا ہون کہ جب مین دریای دال کے کنارے
پر مقیم تہا تو گہوڑے کو دوڑا کر شترمرغ کے پکڑنے کا ارادہ کیا تہا لیکن اوسوقت میری مراد نہ برآئی
بعد ازان جب عنان عزیمت کی منعطف کرکے عازم سمت مکان ہوا تو گہوڑے میری ایسے
تیز و چالاک تہے کہ دو مرتبہ شترمرغ کے گرفتار کرنے کا اتفاق ہوا اور اول مرتبہ تو شترمرغ کے

وقت مین ڈیرہ گہنٹہ لگا مگر بار ثانی دو گہنٹہ اور پچیس منٹ مین گرفتار کیا اور مرتبہ دوم میرا گہوڑا
ہی سرعت سے جاتا تہا کہ گہوڑے کی تیز رفتاری جو خیال کرتا ہون تو اپنی دانست مین پندرہ اکرس
تب شتر مرغ کو گرفتار کیا اور اوسوقت ایک آفت یہ تہی کہ ہوا زور شور سے چلتی تہی
شتر مرغ کے شکار مین کہ ہم سترک اسکو کہا چاہتے ہین اپنے عمدہ ترین گہوڑے سے بہی دست بردار
ہوچکا تہا لیکن اتفاق حسنہ سے بچ گیا اور وقت صبح ایسا اتفاق ہوا کہ مین گہوڑے پر سے گر پڑا
سو بعد فراغت از شکار ایسی ماندگی مجہ پر غالب ہوی کہ باوجودیکہ شتر مرغ جو مین نے شکار کیا تہا
بسمل ہو رہا تہا لیکن بندے نے بمشکل اوسکو بضرب اخیر واصل جہنم کیا لوگ کہتے ہین کہ قوم کورنا
پیادہ پا دوڑکر شتر مرغ کو گرفتار کر لیتے ہین لیکن مجکو اس قول کی صداقت مین اشتباہ معلوم ہوتا ہے
واسطے کہ مینے بچشم خود دیکہا ہے کہ وہ مرغ دیو صورت تیز روی مین اچہی خاصے کیپ کے گہوڑے
سے کم نہین ہوتا جب مراجعت کرکے موی ندی کے کنارے پر مین پونہچا تو دو روز تک
کو ئیس کے مکان پر قیام کیا اسواسطے کہ بیل چلتے چلتے تہک گئے تہے کچہ آرام کر لیوین تب پہر روانہ
ہوویں چنانچہ جب کوئیس کے گہر پر میرا ڈیرہ تہا تب وہان مجکو بالکل معلوم ہوگیا کہ دہقانیان ولندیزی
بندوبست خانہ داری کا کس طرح کرتے ہین دیکہا کہ لڑکے بالے سمجہے بوجہے پہٹے پہٹے کپڑے
پہنے تمام پہرتے ہین اور چاء اور پانی اور مغز روشن بہی اوسیطرح سے ترتیب رکہا ہے اور اہل خانہ
سبہون کو نہایت عزیز جانتی ہین اور یکسان سمجہتی ہین اور مکان کی پشت پر چند ہاٹن ٹاٹ مرغ
مرد رہتے ہین اور ایسی چیزین کہ جنکا کوئی پرسان حال نہو وہان رکہی ہین اور صندوق سفری
سے دو طرح کی مطلب برآری ہوتی تہی بقول شخصے کہ میانجی کے میانجی ابندہن کے ابندہن
یعنے صندوق بہی تہا اور میز کا بہی کام اوس سے نکلتا تہا کہ اوسی کے گرد خاصے ہٹے کٹے
لڑکے جمع ہوکر چاء کے واسطے کہ اوسمین چاء تو صرف برای نام تہی اور بالکل پانی ہی پانی تہا
شور و غل مچا رہے تہے مگر مین نے تو بی بی سے خوب ہی محبت پیدا کر لی یعنے اوسکے
تیرہ لڑکے اور لڑکیان تہین اور بڑی لڑکی پردہ نشین کی عمر اٹہارہ برس کی تہی کہ مرد بیگانہ
کو دیکہکر شرماتی تہی اور جو سب سے چہوٹا لڑکا تہا سو اپنی ماکی چہاتی سے لپٹا ہوا دودہ پیتا تہا
سو مینے سبہون کی ثناخوانی شروع کی اس سبب سے وہ بی بی مجہ سے بہت خوش ہوے

اور جب مین رخصت ہونے لگا تو نوعی مجکو رنج مفارقت کا ہوا کسواسطے کہ دو روز کے عرصے
مین مجکو معلوم ہوگیا کہ اگرچہ اطوار اون دہقانیون کے پسندیدہ نہین ہین لیکن شرط مہمانداری
کی خوب بجالاتے ہین اور اپنے لڑکون اور عزیزون کو بصدق دل چاہتے ہین فقط

قصہ کوتاہ چھبیسوین اگست کو شام کیوقت بندے نے بار ثانی دریای دال سے پار اوتر
قدیم جگہہ پر دیرہ کیا اور روز دوم بسبب بارش باران کے وہین ٹھہرنے کا اتفاق ہوا یعنے
اس شدت سے پانی برسنا شروع ہوا کہ چھبیسوین اور ستائیسوین تاریخ کو برابر دن رات
برستا تہا اور اس صورت مین راہ چلنا موجب تکلیف کیا بلکہ دشوار اور غیر ممکن تہا +

اقلیم کیپ مین دریاے ارنیج بڑا دریا ہے اور اوسی دریا سے دریای
وال نکلا ہے چنانچہ درمیان دریای ارنیج اور وال کے جو میدان لق ودق
واقع ہے سو بہت ہی وسیع وطول طویل ہے یہان تک کہ اوسکی انتہا
نہین ملتی یعنے تخمیناً چارسو میل تک برابر وہ میدان چلا گیا ہے مگر تین چار
برس سے اوس میدان کی صورت بہت مبدل ہوگئی ہے اب دہقانیان ٹیک جابجا
اوسی میدان لق ودق مین آباد ہین اور جہان کہین چشمۂ آب روان ہے اور زراعت کے
واسطے پانی وافر بہم پونہچتا ہے ایسے ایسے مقامون پر اونہین دہقانیون نے بود وباش
اختیار کی ہے اور کپتان ہارس صاحب نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ آہوان بیشمار
اوس میدان مین نظر آتے ہین لیکن اب تو بہت کم دکہلائی دیتے ہین اور ہزارہا جانور
لائق صید وشکار آدمیون کی صورت کو دیکہکر اور خوف زدہ ہوکر دریای دال کے پچہم
طرف اپنی حفاظت کے واسطے چلے گئے ہین تا کہ اونکو وہان کوئی نہ ستاوے مگر تاہم
اب بہی جانوران لائق شکار کے اوس میدان مین بافراط ہین اور جب کبہی ہرن خوف زدہ
ہوکر چلا آتا ہے یا جنگلی گہوڑا حماقت زدہ دور اندیشی نکر کے ہنہناتا ہے تو شیر غراتا ہوا
فوراً شکار کے واسطے نمود ہوتا ہے اور اوس میدان مین کہ پہلے شور وغل مطلق نہ تہا بہہ
بہی بطمع شکار شور کرتا ہوا موجود ہوجاتا ہے سڑک پر سے مکانات سنگین دہقانیون کے نظر
پڑتے ہین اور سابق مین تو اونہین مکانون مین مرد عورت لڑکے بالے سب رہتے تہے

مگر در بنولا تو اونہین مکینون کی ہڈیان سفید سفید گرد و پیش دکہلائی دیتی ہین بقول شخصے
ع آن قدح بشکست وان ساقی نماند + وجہ اس ویرانی کی یہ ہے کہ شاہ موسلکاٹ جفاکیش نے ساتہ اپنے رفقای بداندیش کے اون بیچارے باشندون کو تہ تیغ بیدریغ کر ڈالا اور دست ظلم و تعدی کا اون غریبون پر اس سنگدلی و بیرحمی کے ساتہ دراز کیا تہا کہ سامعین کو یقین نہو گا حتی کہ ملک کا ملک اوجاڑ ڈالا قریات ویران کر ڈالے اور ہزار ہا آدمیون کو ملک عدم کا رستہ بتلایا یہ حال تہا کہ نہ بچہ کا رونا اون کفارون کے دل پر تاثیر پذیر ہوتا تہا نہ ماکے آنسو بہانے سے اون سنگدلون کو درد معلوم ہوتا تہا بوڈہا جوان لڑکا عورت مرد جو اون کے سامنے پڑا اوسکو اونہون نے قتل کیا اور اتعجب یہ رنگ ہے کہ سیکڑون کوس تک ایک متنفس نظر نہین آتا لیکن جنگلی آدمی البتہ خال خال آوارہ و سرگشتہ حال ادہر اودہر پہرتے ہین اور اگرچہ شیر و گرگ اوس صحرای لق و دق مین اپنی سلطنت رکہتے ہین مگر مردمان صحرائی مسطور بہی گویا بادشاہت مین حصہ لینے کے واسطے اون درندون سے منازعت کے لیے مستعد رہتے ہین اور اون مردمان جنگلی کا حال یہ ہے کہ جمیع وحشیون مین سب سے احقر و بدتر ہین اور مثل گرگ و پلنگ کے زمین کے اندر غارون مین اور پہاڑون کے درے مین بود و باش کرتے ہین اور جو جنگلی جانورون کو گڈہا کہود کر اور دہوکہا دیکر گرفتار کرتے ہین یا زہر آلودہ تیرون سے مارتے ہین اونہین جانورون کا گوشت اونکی غذا ہے اور جب شکار مین جانور دستیاب نہین ہوتے تو کندمول کہاتے ہین اور سانپ اور کیڑون کے کہانے سے بہی اونکو نفرت نہین ہوتی اونکے پاس گای بیل بہیڑی بکری کچہ نہین ہوتین صرف کمان لعنت ہیچ اور تیر البتہ رکہتے ہین اور بعضون کے ساتہ فاقہ مست کتا بہی رہتا ہے دین و ایمان سے تو بالکل بے بہرہ ہوتی ہین اسکی لذت و حظ کو وے کیا جانین اور فواید علوم سے بہی علی ہذا القیاس سراسر بے نصیب انسان و حیوان مین کچہ تمیز نہین کرتے اور اگر کسی آدمی کی صورت اونکو دکہلائی دیتی ہے تو اپنے مسکن سے بہاگ کر گہنے جنگل کا رستہ لیتے ہین کہ جہان آدمی کو جانے کی راہ بہی نہ ملی وہان لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ جب زمینداران ولندیزی اپنے علاقون سے جلاوطن ہوے تو اس قسم کے چند وحشیون کو گرفتار کرکے خدمتگاری مین رکہا اور چند روز مین

وحشیان مذکورین ہوشیار اور لائق خدمتگاری کے ہوگئی لیکن جب مین سرزمین ٹنگ کے قرب وجوار
مین وارد تہا وہان مجہسے ایک نوجوان ولندیزی نے بیان کیا کہ کوئی ہاٹن ٹاٹ غلام ولندیزیون
کا مار آگیا تہا سو اونہین ولندیزیون نے وحشیان مسبوق الذکر کو اوسی جرم مین ماخوذ کرکے دریای
مباڈر کے کنارے پر چودہ وحشیون کو گولیون سے مروا ڈالا پس اگر یہ کلام صحیح ہے تو مجکو
اشتباہ معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب ولندیزی خانہ بدوش ایسی لیاقت رکہتے ہون کہ اون جاہلون کو
تعلیم و تربیت کرکے ایسا ہوشیار کرسکین کہ وے لوگ قواعد وضوابط پسندیدہ سے بعنوان
شایستہ واقف ہوجاوین فقط اب حال بندے کا پہر سنیئے کہ مابقی سفر جو مجکو پیش پا افتادہ
تہا اوس مین کوئی سرگذشت ایسی وقوع مین نہین آئی کہ قابل تحریر کے ہو پانچوین ستمبر کو بندہ مقام تہاکون
کہ پادریون کی بستی ہے وارد ہوا اور چودہوین تاریخ کو دریای ارنیج کے کنارے پر پہونچا
دیکہا کہ وہار اِس دریا کی ایسی طغیانی پر ہے کہ عبور کرنا محض دشوار ہے چار ناچار مجہے چند
روز وہان مقام کرنا پڑا کسواسطے کہ حال مین جو بارش ہوئی تہی اوسنے دریای ارنیج اسقدر
طغیانی پر آگیا تہا کہ کسی گذر پر ٹہکانا عبور کرنے کا نہ تہا اور نہ کشتی تختہ نما کو چلا سکتے تہے
آخرش رفتہ رفتہ روز روز انتظاری کرتے کرتے دریا کا پانی کم ہوا تب اتفاق پار اوترنے
کا ہوا اور پہر بندہ اپنی بستی مین داخل ہوا اور سجدہ شکر حق تعالے کی جناب مین بجالایا لیکن سرگذشت
میری مصیبتون کی ابہی ختم نہین ہوئی حال یہ ہے کہ جب مین دریا سے پار اوترا اور اسباب
میرا ٹوٹی سے بیڑے پر اوترتا تہا تو جب وہ بیڑا بیچ دہارا مین پونہچا یکایک ڈوب گیا
اور سلے پار سے مین دیکہتا تہا کہ میری بندوقین اور زین اور جو جو نفیس چیزین مین شکار کر لایا
تہا غرضکہ جتنی چیزین میری گاڑی مین تہین سب برباد گئین ستہترہوین ستمبر کو بندہ شام
کے وقت شہر کولبرگ مین داخل ہوا یعنے قریب پانچ مہینے کے سفر مین گذرا اور اس عرصے
مین بندے نے تخمیناً پندرہ سو میل راہ طے کی جو شخص کہ سبزہ و مرغزار کی سیر کا شائق ہو
اوسکو ایسے سفر مین ذرا بہی حظ و سرور حاصل نہوگا بلکہ اوس ویرانے مین بادیہ پیمائی کرنے
سے ہزارون صعوبتین و تکلیفین درپیش آتی ہین مگر برعکس اوسکے جسکو شوق شکار کا ہو
وہ شخص جب ولندیزیون کی بستی سے کہ کنارے موسی ندی کے واقع ہے گذر کر آگے بڑہتا ہے

تو ایسے معقول شکار اوسکو دکھلائی دیتے ہین اور دستیاب ہوتے ہین کہ صیاد کو سب تکلیفین
محو و فراموش ہو جاتی ہین +
ہر خاص و عام بیان کرتے ہین کہ جہان راحت ہے وہان رنج ہے مثل مشہور ہی ع کہ دنیا مین
توام ہین شادی و غم + پس شکار کہیلنا افریقہ جنوبی مین اس قاعدہ عام سے مستثنی نہین
ہے جسوقت کہ مین کسی صحرائی ہاتہی کے شکار مین یا کسی عظیم الشان زرافہ کے تعاقب
مین ہمہ تن سرگرم رہتا تہا تو اوسوقت مجہے اکثر یہ خیال گذرتا تہا کہ اس صید شکار مین تو البتہ
بڑی کیفیت ہے لیکن اگر صیاد راہ بہول جاوے اور ملک بیگانہ مین جہان جانوران صحرائی
درندہ بکثرت رہتے ہین وارد ہووے تو اوسوقت کیسی آفت و خرابی ہوتی ہے کہ جان بچانا
مشکل ہوتا ہے اور وہان تو پہاڑون اور گاودم ٹیلونکو خیال کرنا اور ذہن مین
رکہنا بہت دشوار ہے کہ فلان پہاڑ اس مقام پر ہے اور یہ ٹیلا اس جگہ پر وارد ہے
وہان تو سب پہاڑ اور ٹیلہ ایک ہی طرح کے دکھلائی دیتے ہین کہ کچہ تمیز نہین ہوتا اور
وہان سراب ایسا نظر آتا ہے کہ اوس سے مسافر اور بہی گہبراتا ہے اور ہر یک چیز اوسی
سراب کے وار پار دیکہنے پڑتی ہے سو اونکی اصل صورت نہین دکھلاتی دیتی اور اس سبب
سے جو مقامات پہلے تجویز کر رکہو سو درست نہین ہوتی اور وہان خواہ مخواہ بہول جانا
پڑتا ہی اور افریقہ جنوبی کے لق و دق میدانون مین یہ کرشمہ عجیب و غریب دکھلاتی دیتا ہے
اور مسمی بیلزونی نے حال اوسکا ایسا صحیح لکہا ہے کہ ہم بہی اونہین کی کتاب سے انتخاب کرکے
حال اوس سراب کا یہان درج کرتے ہین اور تب ہمارا رسالہ تمام ہوگا فقط انتخاب از
کتاب مسمی بیلزونی اور دوسرا تماشا سراب کا ہے کہ مسافر اکثر اوسکا بیان کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ ہمکو تو اکثر دہوکہا ہو گیا ہے کسواسطے کہ دور سے تو یہ سراب پانی کے مثال
معلوم ہوتا ہے اور در حقیقت یہ بات راست ہے اور اگرچہ اسکا حال مجکو پہلے سے
معلوم تہا لیکن تاہم مجہے دہوکہا ہو گیا کسواسطے کہ پانی مین اور اوس مین تو ذرا بہی فرق نہین ہوتا
اور تلاش پانی کی بندہ کو بہر کیف تہی چنانچہ جب مجہے سراب دکہلاتی دیا تب مین بہی سمجہا
کہ پانی ہی اور اگرچہ مین پہلے سے بہت ہوشیار تہا کہ مین دہوکا نہ کہاونگا لیکن ہوشیاری میری کارگر نہوئی کہ کہا

تو یہ ہے کہ جس طرح سے جہیل کا پانی بند ہا ہوتا ہے اوسی طرح یہ نظر پڑتا ہے اور راحت از ہوا سے اسکو حرکت مطلق نہین ہوتی یہان تک کہ جو چیزین اوسکی اوپر ہوتی ہین اوسکا عکس صاف اوس مین نظر پڑتا ہے اور اسی سبب سے دہوکہا ہو جاتا ہے اور جو درخت کہ سراب کے اوپر ہوتے ہین اون درختون مین اگر ہوا کے سبب سے حرکت ہووے تو یہ حرکت درختونکے بڑے فاصلے سے نظر آتی ہے اور اگر مسافر سراب سے بڑی بلندی پر کہڑا ہو تو سراب بصورت آب زیادہ منتشر اور کم عمق معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ اگر نیچے کیطرف سراب پر نظر کرکے دیکھو تو سطح زمین پر بخار ایسا گہنا نہین معلوم ہوتا کہ زمین نظر پڑے اور اگر برابر سراب کے کہڑے ہو کر نگاہ کرو تو نظر وار پار نہین جاتی اور صاف پانی معلوم ہوتا ہے پہلے مینے اپنا سر زمین پر رکہکر سراب کو نظر کیا اور بعد ازان اونٹ پر سوار ہو کر دیکہا تو اون دونون صورتون مین بڑا فرق معلوم ہوا اور وہ اونٹ دش فٹ سے زیادہ بلند نہ تہا اور اگر سراب کے نزدیک جاؤ تو جس طرح اہتزاز ہوا سے پختہ کہیت اناج کا لہلہاتا ہے اسیطرح سراب زیادہ منتشر معلوم ہوتا ہے اور اگر زیادہ نزدیک جاؤ تو اوسیقدر سراب کم ہوتا جاتا ہے اور جب عین اوسی مقام پر پہونچ جاؤ تو ذرا بہی سراب نہین دکہلائی دیتا فقط

تمت

تاریخ من تصنیف منشی ہولراج صاحب متخلص بہ نظمی

زحال کیپ چون کنلاک صاحب
کہ آن مطبوع ہر پیر و جوانست
کہ آن با طرز خوش این نسخہ آراست
حلاوت بخش بس این داستانست
کہ عیب کلک با منقار گل ریخت
شد چو علمبردار این وقائع کیپ
از فلک این ندا بگوشش رسید
کہ القابش بہادر از جہانست
اشارت ساختہ با ہیچ ہو من
کہ از معنیش شوری در جہانست
پی تاریخش از نظمی کسی گفت
بہارین نسخہ رنگین بیانست
۱۸۵۴ ۱۸ ۳۳
بزمان سعید و وقت حمید
در سن عیسوی بگو تاریخ
ز انگریزی زبان جستہ بر آرد
کیشوری لال کان از منصفانست
نہ چون شمع را فگند ذوقش بدلہا
بدین صورت کہ وقت امتحانست

تاریخ دیگر من تصنیف مولف

بہر تاریخ آن چو کردم خوض
بطریقی کہ ہست طرز جدید
چون کعب دو شش و پنج کنی
حاصل ہر دو ہست سال سعید

خاتمة الطبع

فضل الٰہی سے صورت مقصود نمودار ہوئی کتاب وقائع کیب چہپکر طیار ہوئی حال
سیر وسفر کی تفصیل ہے سرد وگرم زمانہ کی دلیل ہے نہ کہانی نہ داستان ہے آنکہون
دیکہے کا بیان ہے معانی تحقیق کی صورت سمجہا چاہیے آئینہ حقیقت نما کہا چاہیے
طبیعت اوسکے مطالعے سے کہبرانے والی نہین یہ تماشای تازہ لطف سے خالی نہین
جب نئی نئی باتین پائین گے دیکہنے والے بڑا حظ اوٹہائین گے سفر باعث ہوشیاری
ہے سیر بلاد مین پختہ کاری ہے بے اسکے زمانے کا پست و بلند معلوم نہین ہوتا
طریقہ تحصیل راحت و دفع گزند معلوم نہین ہوتا بلکہ تجربہ کارون نے ہمت ترغیب پر ایسی
مصروف رکہی کہ آدمیت حاصل ہونی اسی پر موقوف رکہی دیکہیے سفر کا کیا مقام ہے
شیخ شیراز کا کلام ہے ع تا بدکان وخانہ در گروی * ہرگز ای خام آدمی نشوی *
جنکو اتفاق سفر نہین ہوا تواریخ ہی دیکہین اگر سیر بلاد کی فرصت نپاین سیر کتاب کرلین
اجنبی نرہین کچہ واقفکاری بہم پونہچائین اگر پیادہ نہین کیا برات ہی مین ہو آئین یہ مجموعہ
قول ودل بڑے کام کی چیز ہے اس باب مین سرمایہ دانش و تمیز ہے کیا کہین کہ چہاپنے مین
اہتمام کیا کیا کیا تہذیب پر نظر رکہی صحیح کو سقیم سے جدا کیا چشم بدور خط بہی دیکہنے کے
قابل ہے ماشاء اللہ چہاپے کی صفائی خوب حاصل ہے حجم زیادہ نہین کہ دیکہنے مین
ملال ہو قیمت وہ نہین کہ گرانی کا احتمال ہو آیندہ اشتیاق خریدار ہے ہمین چہاپ دینی
اسکے سوا کیا اختیار ہے اتنا کہے رکہتے ہین کہ چند روز مین دست بدست ہو جائیگا

پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا اب کارگزاران مطبع کی تاریخیں لکھی جاتی ہیں
ملاحظہ اہل سخن کے لیے زیب قلم ہوتی ہیں

قطعہ تاریخ طبع زاد شیخ امیر اللہ تسلیم شاگرد رشید نسیم دہلوی

چو در مطبع منشی باکرم ‌ ‌ شده جلوه زا خوب تاریخ کیپ
بجا چون خط نوخطان دلفریب ‌ ‌ بخوبی بسا خوب تاریخ کیپ
ورق را گر آئینہ خوانم بجاست ‌ ‌ که دارد صفا خوب تاریخ کیپ
دم سیر تسلیم آمد پسند ‌ ‌ دل خلق را خوب تاریخ کیپ
بسال مسیحی نمودیم فکر ‌ ‌ رقم شد چہا خوب تاریخ کیپ
۱۸۶۰

قطعہ تاریخ طبع زاد منشی اشرف علی اشرف شاگرد نسیم دہلوی

عجب طبع گردید تاریخ کیپ ‌ ‌ بآغوش دارد بہار چمن
نمودیم فکر سن عیسوی ‌ ‌ خرد گفت الحق ریاض سخن
۱۸۶۰

ایضاً

طبع حال کیپ اشرف ہو چکا ‌ ‌ کیجیے زیب قلم تاریخ آج
مصرع برجستہ بختا فلک نے ‌ ‌ چھپ گئی نادر رقم تاریخ آج
۱۸۶۰

من تاریخ طبع زاد منشی گلتا پرشاد سررشتہ دار محکمہ جوڈیشل کمشنر اودہ

بسکہ وقائع کیپ کا چھاپا گیا ‌ ‌ خوشخط و مطبوع ہر اہل قلم
یہ تمنا سے کہی تاریخ طبع ‌ ‌ اسکا ہر یک صفحہ ہی رشک ارم
۱۲۷۶

قطعہ تاریخ طبع زاد نکتہ دان سخن بیان منشی دیا کشن صاحب متخلص بہ ریحان

مطبوع چو شد وقائع کیپ ‌ ‌ سر تا بہ قدم صحیح و مطبوع
گفتم سن عیسوی بتاریخ ‌ ‌ ہم خوشخط و ہم صحیح و مطبوع
۱۸۶۰